http://www.rehmani.net

حدائقِ بخشش

از: حضرت امام اہلسنت
مولانا محمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

http://www.rehmani.net

حدائق بخشش ۱۳۲۵ھ

(حصّہ اوّل)

حسّانُ الہند سیّدنا اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا

قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

http://www.rehmani.net

۱۳۰۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَاٰلِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

وصل اوّل در نعت اکرم حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالہ تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

http://www.rehmani.net

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتّا سا اڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار و خطا وار و گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کردے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کروڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ تکیے کہاں جایئے کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

http://www.rehmani.net

تُو نے اسلام دیا تُو نے جماعت میں لیا
تُو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیّہ تیرا

موت سنتا ہوں سِتم تلخ ہے زہرابۂ ناب
کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

دور کیا جانیئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مَرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے اِک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تِری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

http://www.rehmani.net

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دَبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدّیں ہو
اے خضر مجمعِ بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں[1] دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی مینھ، علوی فصل، بتولی گلشن
حسنی پھول! حسینی ہے مہکنا تیرا

---

[1] سیّدنا فرمودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرا ای فرمایند یا عبد القادر بحقی علیک کل و بحقی علیک اشرف الخ ۱۲ منہ۔

http://www.rehmani.net

نبوی ظِل، علوی بُرج، بتولی منزل
حسنی چاند! حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور، علوی کوہ، بتولی معدِن
حسنی لعل! حسینی ہے تجلا تیرا

بحر[1] و بر، شہر و قری، سہل و حزن، دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

موت نزدیک، گناہوں کی تہیں، میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

"آب آمد" وہ کہے اور میں "تیمم برخاست"
مُشتِ خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

---

[1] حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اوائل عمر اصحاب رامی فرمود کہ اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند۔ بعد از مدتے فرمود کہ ایں زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی از اولیاء نماند دران وقت مگر آں کہ بر شیخ آمد و تسلیم کرد اورا بہ قطبیت ۱۲۔ تحفہ قادریہ۔

http://www.rehmani.net

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بَروا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا، وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

اے رضاؔ یوں نہ بلک تو نہیں جیدا تو نہ ہو
سیّد۲ جیّد ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

فخر آقا میں رضاؔ اور بھی اِک نظمِ رفیع
چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرا تیرا

---

۱ اشارہ بقول اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَ اِن لَّمۡ یَکُنۡ مُرِیۡدِیۡ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّد ۱۲

۲ علی وزان قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ والمعنی اطلاق التفصیل الامن خصّ بدلیل کما حققنا فی المجیر المعظم شرح مدحیتنا الاکسیر الأعظم۔ ۱۲منہ

http://www.rehmani.net

وصل سوم حسن مفاخرت

از سرکارِ قادریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج[۱] اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مُرغ[۲] سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا

جو ولی[۳] قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مِرے آقا تیرا

بقسم[۴] کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تجھ[۵] سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

---

۱ ترجمہ: آنچہ فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر افلت شموس الاوّلین وشمسنا ابدًا علی افق العلی لا تغرب ۱۲۔

۲ ترجمہ: آنچہ سیّدی تاج العارفین ابو الوفا قدس سرہ سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کل دیك یصیح ویسکت الا دیکك فانه یصیح الی یوم القیٰمة۔ ہر خروس بانگ کند وخاموش شود جز خروس شما کہ تا قیامت در بانگ است۔ ۱۲

۳ ترجمہ: ارشاد حضرت خضر علیہ السلام ما اتخذ اللہ ولیا کان او یکون الا وھو متأدب معه الی یوم القیمة۔

۴ یعنی حضرت ابو عمرو عثمان صریفینی وابو محمد عبد الحق حریمی کہ ہر دو از اولیاء معاصرین حضور سیّدنا بودہ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم

۵ رڈ آں بے خرد آنکہ ہمہ اقطاب را با سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساوی المرتبہ دانند وایں دو شعر ترجمہ آں اشعار است کہ از حضور سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل می کنند کما ذکرنا فی المجیر المعظم واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اِک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجر و سِرو سہی کِس کے اُگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کِھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ بَراتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقصِ خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جھومتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

"گیت" کلیوں کی چٹک، "غزلیں" ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانہ تیرا

صفِ ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجا لاتی ہیں مُجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں تِرا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اُجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

http://www.rehmani.net

مزرعِ چشت و بخارا[1] و عراق[2] و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب[3] ہیں ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیا تیرا

گردنیں جھک گئیں، سر بچھ گئے، دِل لوٹ گئے
کشفِ[4] ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاجِ فرقِ عرفا کس کے قدم کو کہیے!
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سُکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خِضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رُتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سُکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیرِ حضیض
اور ہر اَوج سے اونچا ہے ستارہ تیرا

دلِ اعدا کو رضاؔ تیز نمک کی دُھن ہے
اِک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

---

[1] حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند قدس سرہ العزیز بخاری است ۱۲۔

[2] حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہ از اولیاء عراق است سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورا فرمود اَنْتَ اُخِرُ الْمَشْهُوْرِيْن بِالْعِرَاق ۱۲۔

[3] رد جاہلانیکہ ہمہ محبوباں را ہمسر حضرت سیّدنا دانند رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[4] یَقول کانهم لکمال الدهش ذهبَت اذهَانهم اِلی قولهٖ تعالیٰ یوم یَکشف عن ساقٍ مع انه لم یکن اِلّا جلوة العبد لا تجلی المعبود کما تسجد اهل الجنة حین یَرون نور رداٗ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه عند تحوله من بیت الی بیت زعما منهم انه قد تجلی لهم ربهم تبارك وتعالیٰ کما ورد فی الحدیث ۱۲۔

http://www.rehmani.net

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اِک دار میں دو پَر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالِف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹادیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں، اسے منظور بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بولا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

http://www.rehmani.net

سمِّ[1] قاتل ہے خدا کی قسم اُن کا اِنکار
منکرِ فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے[2] سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابنِ زہرا سے تیرے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکرِ بے باک یہ زُہرا تیرا

"بازِ اشہب" کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرتی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا

"سگِ[3] در" قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بند بدن اے روبہ دنیا تیرا

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر[4] یہ ہے قبضہ تیرا

---

[1] قال مولانا وسیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکذیبکم لی سمٌ قاتل لادیانکم وسبب لذھاب دنیاکم واخراکم ۱۲۔

[2] قال سیّدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا سیاف انا قتال انا سلابُ الاحوال ۱۲۔

[3] اشارہ بقصۂ صنعانی ۱۲۔

[4] ثبوت روشن ایں معنی در رسالہ مصنف فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب لعطاء اللہ۔ مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی باید دید۔

http://www.rehmani.net

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا، سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو اُلٹا پھر جائے
جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دُزدِ رجیم
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغریٰ تیرا

نزع میں، گور میں، میزاں پہ سر پل پہ کہیں
نہ چھُٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلّا تیرا

"بہجت" اِس "سر" کی ہے جو "بہجۃ الاَسرار" میں ہے
کہ فلک[1] وار مُریدوں پہ ہے سایا تیرا

اے رضاؔ چیست غم از جملہ جہاں دشمنِ تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

---

[1] ان یدی علی مُریدی کالسّماء علی الارض قال سیّدنا رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۲۔

http://www.rehmani.net

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالم
اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پُشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رُتبہ ہے ہمارا

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرار کہ مولےٰ ہے ہمارا

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزارِ شہِ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اُڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

ا دررد مبتدعی کہ بعض علمائے کرام رانسبت بہ پیر خود گفتہ بود چہ نسبت خاک راباعالم پاک ۱۲۔

http://www.rehmani.net

غم ہو گئے بے شمار آقا

غم ہو گئے بے شمار آقا
بندہ تیرے نثار آقا

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا
آقا آقا سنوار آقا

منجدھار پہ آ کے ناؤ ڈوبی
دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
لِلّٰہ یہ بوجھ اُتار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ
بھاری ہے ترا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے
تم کو تو ہے اختیار آقا

میں دور ہوں تم تو ہو میرے پاس
سن لو میری پکار آقا

مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہو گا
تم سا نہیں غم گُسار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا، ڈوبا، اُتار آقا

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا

پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا
دے دے ایسی بہار آقا

http://www.rehmani.net

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
میرا ہے وہ نامدار "آقا"

ہے مُلکِ خدا پہ جس کا قبضہ
مرا ہے وہ کامگار "آقا"

سویا کیے نابکار بندے
رویا کیے زار زار آقا

کیا بھول ہے ان کے ہوتے کہلائیں
دُنیا کے یہ تاجدار "آقا"

اُن کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
ایسے ایسے ہزار "آقا"

بے ابرِ کرم کے میرے دھبّے
لَا تَغْسِلُهَا[1] الْبحَار آقا

اتنی رحمت رضاؔ پہ کرلو
لَا[2] يَقْرُبُهُ الْبَوَار آقا

---

[1] ترجمہ: انہیں سمندر نہ دھوئیں۔ ۱۲

[2] ترجمہ: ہلاکت اس کے پاس نہ آئے۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دِن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا
تعالیٰ اللہ! ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دَورِ زلفِ والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عِصیاں کی ظلمت کا

صفِ ماتم اُٹھے، خالی ہو زنداں، ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو! چلو مولیٰ نے دَر کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یا ربّ
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کرکے حیرت کا

اِدھر اُمّت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طَور ہوگا گردشِ چشم شفاعت کا

بڑھیں اِس دَرجہ موجیں کثرتِ افضالِ والا کی
کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خمِ زلفِ نبی ساجد ہے محرابِ دو ابرو میں
کہ یا ربّ تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امت کا

http://www.rehmani.net

مدد اے جوشِش گریہ بہادے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کمخوابی ہجراں میں ساتوں پردے کم خوابی
تصوُّر خوب باندھا آنکھوں نے اُستار تربت کا

یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

یہاں چھڑ کا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پَروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

زبانِ خار کس کس درد سے اُن کو سناتی ہے
تڑپنا دشتِ طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہِ کوثر ترحّم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنہیں مَرقد میں تا حشر اُمتی کہہ کہ پکارو گے
ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یا ربّ تجلّی ہائے جاناں سے
کہ چشمِ طور کا سُرمہ ہو دل مشتاق رُویت کا

رضاؔئے خستہ! جوشِ بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا

http://www.rehmani.net

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمتِ خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں!
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر
دل میں[1] پیدا لام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز
چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یادِ ابرو کرکے تڑپو بلبلو!
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

---

[1] گیسو دو ہیں اور ان کی تشبیہ لام اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے کلمۃ اللہ آشکارا ہوتا ہے ۱۲۔

http://www.rehmani.net

مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گر یونہی رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو
شیخ دُرد آشام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مِٹ! کہ گر یوں ہی رہا قرضِ حیات
جان کا نیلام ہو ہی جائے گا

عاقلو! ان کی نظر سیدھی رہے
بَوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

http://www.rehmani.net

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

۱ لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سرسو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

۲ اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہو شربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

۳ یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

۴ لَكَ بَدْرٌ فِی الْوَجْهِ الْاَجْمَلْ خطہ ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پروکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

۵ اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاكَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

۶ یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَكْ رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے ڈرک ڈرک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

۷ وَاهًا لِسُوَیْعَاتٍ ذَهَبَتْ آں عہدِ حضورِ بار گہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینہ کا جانا

۸ اَلْقَلْبُ شَحٍ وَّالْهَمُّ شُجُوْد دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کا سے کہوں میرا کون ہے تیرے سوا جانا

۹ اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرْقَا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا نا چار اِس راہ پڑا جانا

---

۱ ترجمہ: حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا۔

۲ ترجمہ: سمندر اونچا ہوا اور موجیں طغیانی پر ہیں۔

۳ ترجمہ: اے آفتاب تو نے میری رات دیکھی۔ اِس میں اشارہ ہے کہ میری رات آفتاب کے سامنے بھی رات ہی رہی ۱۲

۴ ترجمہ: حضور کیلئے سب سے زیادہ خوب صورت چہرہ میں ایک چودھویں رات کا چاند ہے ۱۲

۵ ترجمہ: میں پیاس میں ہوں اور تیری سخاوت سب سے زیادہ کامل و تام ہے ۱۲

۶ ترجمہ: اے میرے قافلے اپنے قیام کی مدت زیادہ کر ۱۲

۷ ترجمہ: آہ افسوس وہ چند قلیل گھڑیاں کہ گزر گئیں ۱۲

۸ ترجمہ: دل زخمی ہے اور پریشانیاں رنگ رنگ کی ہیں۔

۹ ترجمہ: جان تیرے قربان اپنی سوزش زیادہ کر۔

http://www.rehmani.net

نہ آسماں کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا

نہ آسماں کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا
حضورِ خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نا رسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اُن کے خلافِ ادب تھی بیتابی
مری اُمید! تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دلِ حزیں! تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

پناہِ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبر ِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اَوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ[1] تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبحِ گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

---

[1] ترجمہ: میں بیشک ضرور جہنم کو بھر دوں گا۔ ۱۲ (القرآن)

http://www.rehmani.net

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے
رگِ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز
کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اِک شور "یا حبیب" کے ساتھ
فغاں کو نالۂ حلق بُریدہ ہونا تھا

مِرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگِ در پہ جبیں سائیوں سے تھا مِٹنا
تو میری جان شرارِ جہیدہ ہونا تھا

تِری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

http://www.rehmani.net

شورِ مہِ نَو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا

شورِ مہِ نَو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رَمضاں آیا

اس گل کے سوا ہر پھول گل باگوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقتِ فغاں آیا

جب بامِ تجلّی پر وہ نیّرِ جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنّت کو حَرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اِک کا منھ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عہدِ خزاں آیا

سر اور وہ سنگِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو!
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوقِ الم سے اَب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لیے بخشش کی وہ سَروِ رواں آیا

نامہ سے رضاؔ کے اب مٹ جاؤ بُرے کامو
دیکھو مِرے پلّہ پر وہ اچھّے میاں آیا

بدکار رضاؔ خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے
وہ اچھّے میاں پیارا اچھّوں کا میاں آیا

http://www.rehmani.net

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رُخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لاکے قفس میں شکستہ بال کیا

وہ دل کہ خوں شدہ ارماں تھے جس میں مَل ڈالا
فُغاں کہ گورِ شہیداں کو پائمال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
سِتم گر اُلٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم
چھڑا کے سنگِ درِ پاک سر و بال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اُجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

تِرا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دُور اِن سے وہ جمال کیا

حضور اُن کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مِٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مرکے جلایا تھا مَنّتوں کا چراغ
سِتم کہ عرض رہِ صر صرِ زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہندؔ کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضاؔ جیتے جی کہ مَولےٰ نے
سگانِ کوچہ میں چہرہ مِرا بحال کیا

http://www.rahmani.net

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پاگیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چِر گیا

بڑھ چلی تیری ضیاء اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھِر گیا

بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اُڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقہ سے نجی اللہ کا بجرا تِر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گِر گیا

مومن اُن کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

رحمت لِلعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھی وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

http://www.rehmani.net

کیوں جناب بوہُریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے سرّ صاحبوں کا دودھ سے منھ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علوِ خاص عبدیت رضاؔ
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

http://www.rehmani.net

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلم دان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
مجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

http://www.rehmani.net

تابِ مرآتِ سحر گردِ بیابانِ عرب

تابِ مرآتِ سحر گردِ بیابانِ عرب
غازۂ رُوئے قمر دودِ چراغانِ عرب

اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ عرب
پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب

جوششِ ابر سے خونِ گلِ فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خار بیابانِ عرب

تشنۂ نہرِ جناں ہر عربی و عجمی!
لب ہر نہرِ جناں تشنۂ نیسانِ عرب

طوقِ غم آپ ہوائے پرِ قُمری سے گرے
اگر آزاد کرے سروِ خرامانِ عرب

مہر "میزاں" میں چھپا ہو تو "حمل" میں چمکے
ڈالے اِک بوند شب دے میں جو بارانِ عرب

عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسفستاں ہے ہر اِک گوشۂ کنعانِ عرب

بزمِ قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخش حضور
عالمِ نور میں ہے چشمۂ حیوانِ عرب

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب
خسرو خیلِ ملک، خادمِ سلطانِ عرب

بلبل و نیلپر و کبک بنو پروانو!
مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغانِ عرب

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسنِ ازل طالبِ جانانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضاؔئے عجمی ہو سگِ حسّانِ عرب

http://www.rehmani.net

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب

پھر اُٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب
پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب

باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب

میٹھی باتیں ترِی دینِ عجم ایمانِ عرب
نمکیں حسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

اب تو ہے گریۂ خوں گوہر دامانِ عرب
جس میں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہو قربانِ عرب

ہائے کس وقت لگی پھانس اَلم کی دل میں
کہ بہت دور رہے خارِ مغیلانِ عرب

فَضلِ گل لاکھ نہ ہو وَصل کہ رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مَرتے ہیں
گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستانِ عرب

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کشِ بلبل گلِ خندانِ عرب

شادیٔ حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوتِ مہمانِ عرب

چرچے ہوتے ہیں یہ کمہلائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھتے پاتے جو بیابانِ عرب

تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسانِ عجم!
تیرے بے دام کے بندی ہیں ہزارانِ عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

http://www.rehmani.net

جوبنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست

جوبنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائی دوست

تھک کے بیٹھے تو دردِ دل پہ تمنائی دوست
کون سے گھر کا اُجالا نہیں زیبائی دوست

عرصۂ حشر کُجا موقفِ محمود کجا
ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست

مہر کس منھ سے جلو داریٔ جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عُمرِ جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی
انجمن کرکے تماشا کریں تنہائی دوست

کعبہ و عرش میں کُہرام ہے ناکامی کا
آہ کس بزم میں ہے جلوۂ یکتائی دوست

حسنِ بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا ہے
ڈھونڈنے جائیں کہاں جلوۂ ہر جائی دوست

شوق روکے نہ رُکے، پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنائی دوست

http://www.rehmani.net

شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور
سجدہ کرواتی ہے کعبہ سے جبیں سائی دوست

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی دارائی دوست

طور پر کوئی، کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

اَنْتَ فِیْھِمْ[1] نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رنجِ اعدا کا رضاؔ چارہ ہی کیا ہے جب انھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

---

[1] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ

اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم ان میں تشریف فرما ہو۔ ۱۲ منہ غفرلہ

http://www.rehmani.net

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو روحِ قدس سے ایسی شاخ

مولیٰ گلبُن، رحمت زہرا، سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثماں، حیدر ہر اِک اُس کی شاخ

شاخِ قامتِ شہ میں زُلف و چشم و رُخسار و لب ہیں
سُنبُل، نرگس، گل، پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

اپنے اِن باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخلِ دل میں ہو پیدا پیارے تیری وِلا کی شاخ

یادِ رخ میں آہیں کرکے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں، نیساں برسا، کلیاں، چٹکیں، مہکی شاخ

ظاہر و باطن اوّل و آخر زیب فروع و زینِ اصول
باغِ رسالت میں ہے توہی، گل، غنچہ، جڑ، پتی، شاخ

آلِ احمد خُذ بیدیٰ یا سیّدِ حمزہ کُن مددی
وقتِ خزانِ عُمرِ رضاؔ ہو برگِ ہُدیٰ سے نہ عاری شاخ

http://www.rehmani.net

زَہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا
مَلَک خادمانِ سَرائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد برائے جنابِ الٰہی!
جنابِ الٰہی برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسی عطرِ محبوبیٔ کبریا سے
عَبائے محمد قبائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عصائے کلیم اَژدہائے غضب تھا
گِروں کا سہارا عَصائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے
سوائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

http://www.rehmani.net

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لِقائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جَلْوٗ میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دُعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وَجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِّ سَلِّمْ صَدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

http://www.rehmani.net

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر
لِلّٰہ لے خبر مِری لِلّٰہ لے خبر

دریا کا جوش، ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا، تُو کہاں ہے مِرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلَد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سَمت سے بد خواہ لے خبر

منزل نئی عزیز جدا! لوگ نا شناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرِ کاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مُہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تِری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

پُر خار راہ، برہنہ پا، تِشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفتِ جانکاہ لے خبر

باہَر زبانیں پیاس سے ہیں، آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کَثَّرَہُ اللّٰہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

http://www.rehmani.net

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر
سرّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

مفتیٔ شرع بھی ہے قاضیٔ ملّت بھی ہے
علمِ اَسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر

منبعِ فیض بھی ہے مجمعِ افضال بھی ہے
مہرِ عرفاں کا منور بھی ہے عبدالقادر

قطب ابدال بھی ہے محورِ ارشاد بھی ہے
مرکزِ دائرۂ سِرّ بھی ہے عبدالقادر

سلکِ عرفاں کی ضیا ہے یہی "دُرِّ مختار"
فخر "اَشباہ و نظائر" بھی ہے عبدالقادر

اس کے فرمان ہیں سب شارحِ حکمِ شارع
مظہرِ ناہی و آمر بھی ہے عبدالقادر

ذی تَصَرُّف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مُدبّر بھی ہے عبد القادر

رشکِ بلبل ہے رضاؔ لالۂ صد داغ بھی ہے
آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبدالقادر

http://www.rohmani.net

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبرِ سارا ہو کر

رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر

وائے محرومیٔ قسمت کہ میں پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہِ زوّارِ مدینہ ہو کر

چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مُرغِ سِدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر

صَرْ صَرِ دَشتِ مدینہ کا مگر آیا خیال
رشکِ گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہو کر

گوشِ شہ کہتے ہیں فریاد رَسی کو ہم ہیں
وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

پائے شہ پر گِرے یا ربّ تپشِ مہر سے جب
دلِ بے تاب اُڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ اُمید رضاؔ کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زِندانیٔ دوزخ ترا بندہ ہو کر

http://www.rehmani.net

نارِ دوزخ کو چمن کردے بہارِ عارض

نارِ دوزخ کو چمن کردے بہارِ عارض
ظلمتِ حشر کو دن کردے نہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

جیسے قرآن ہے وِرد اس گلِ محبوبی کا
یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض

گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگارِ عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دارِ عارض

طرفہ عالم ہے وہ قرآن اِدھر دیکھیں اُدھر
مصحفِ پاک ہو حیران بہارِ عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینۂ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقارِ عارض

جلوہ فرمائیں رُخِ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہوجائے الٰہی شبِ تارِ عارض

نامِ حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثارِ عارض

مشک بو زُلف سے رُخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلبِ زلف و تتارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذرِ گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مائیگیٔ دل کہ رضاؔئے محتاج
لے کر اِک جان چلا بہر نثارِ عارض

http://www.rehmani.net

تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک

تمہارے ذرّے کے پرتو ستار ہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضِیائے فلک

اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑگئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک

سر فلک نہ کبھی تابہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

یہ مٹ کے ان کی رَوِش پر ہوا خود اُن کی روش
کہ نقشِ پا ہے زمیں پر نہ صَوْتِ پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم، ہوئے بند دید ہائے فلک

نہ جاگ اٹھیں کہیں اہلِ بقیع کچی نیند
چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک

یہ اُن کے جلوہ نے کیں گرمیاں شبِ اسریٰ
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

http://www.rehmani.net

مِرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسۂ مہ لے کے شب گدائے فلک

رہا جو قانعِ یک نانِ سوختہ دن بھر
ملی حضور سے "کانِ گُہر" جزائے فلک

تجلِ شبِ اسریٰ ابھی سمٹ نہ چکا
کہ جب سے ویسی ہی کوتل ہیں سبز ہائے فلک

خطابِ حق بھی ہے دربابِ خلق مِنۡ اَجَلِكَ
اگر ادھر سے دمِ حمد ہے صدائے فلک

یہ اہلِ بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مددِ دست آسیائے فلک

رضاؔ یہ نعتِ نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب "زمینِ فلک" کا ہُوا سمائے فلک

http://www.rehmani.net

کیا ٹھیک ہو رخِ نبوی پر مثالِ گل

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل
پامالِ جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل

جنت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

اُن کے قدم سے سِلعۂ[1] غالی ہوئی جِناں
وَاللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلالِ گل

سنتا ہوں عشقِ شاہ میں دل ہوگا خوں فِشاں
یا ربّ یہ مُژدہ سچ ہو مبارک ہو فالِ گل

بلبل حرم کو چل غمِ فانی سے فائدہ
کب تک کہے گی ہائے وہ غنچہ وہ لالِ گل

غمگین ہے شوقِ غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصلِ گل کہاں
اُمید رکھ کہ عام ہے جود و نوالِ گل

بلبل! گھرا ہے ابرِ دلا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پر بَرقِ جمالِ گل

یا ربّ ہرا بھرا رہے داغِ جگر کا باغ
ہر مہ مہِ بہار ہو ہر سال سالِ گل

---

[1] حدیث میں جنت کو سلعۂ غالیہ فرمایا، یعنی متاعِ گراں بہا۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

رنگِ مژہ سے کرکے خجل یادِ شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گل

میں یادِ شہ میں روؤں عنا دل کریں ہجوم
ہر اَشکِ لالہ فام پہ ہو احتمالِ گل

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں
ڈوبا ہے بدرِ گل سے شَفق میں ہلالِ گل

نعتِ حضور میں مُترنّم ہے عندلیب
شاخوں کے جھومنے سے عیاں وَجد و حالِ گل

بلبل گلِ مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآلِ گل

شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر
غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گل

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی میں خُلد
نکلی ہے نامۂ دل پُر خوں میں فالِ گل

کر اُس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خارِ اَلم ہے خیالِ گل

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیالِ گل

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

http://www.rehmani.net

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول

سرتا بقدم ہے تنِ سلطانِ زَمَنؐ پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں "بن" پھول
اِس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو ہو تو ہوجائے ابھی کوہِ محن پھول

وَاللہ جو مل جائے مِرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دل بستہ وہ خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مِرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دَمِ صبح
شوخانِ بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زُلف و رُخِ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّعدن، لعلِ یمن، مشکِ ختن، پھول

بو ہو کہ نہاں ہوگئے تابِ رُخِ شہ میں
لَو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول

ہوں بارِ گنہ سے نہ خجل دوشِ عزیزاں
لِلّٰہ مِری نعش کر اے جانِ چمن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کُہن! پھول

http://www.rehmani.net

دل کھول کے خوں روئے غمِ عارضِ شہ میں
نکلے تو کہیں حسرتِ خوں نابہ شدن پھول

کیا غازہ ملا گردِ مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

گرمی یہ قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر
بلبل کو بھی اے ساقیٔ صہبا و لبن پھول

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بیکس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے
سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

http://www.rehmani.net

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نورِ فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر[1] و کلام[2] و بقا[3] کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے اُمید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہُدیٰ مجھے شوخیٔ طبعِ رضاؔ کی قسم

---

[1] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ
مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لئے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے۔ ۱۲

[2] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ قِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ
مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ۱۲

[3] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ
اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم کہ یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم

پاٹ وہ کچھ، دھار یہ کچھ، زار ہم
یا الٰہی کیوں کر اتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنسِ نا مقبولِ ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزشِ پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں نا ہنجار ہم

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد
کیسے توڑیں یہ بُتِ پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مرمٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو
ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

http://www.rehmani.net

چاندنی چٹکی ہے اُن کے نور کی
آؤ دیکھیں سیر طور و نار ہم

ہمت اے ضعف ان کے دَر پر گر کے ہوں
بے تکلف سایۂ دیوار ہم

باعطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں
ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستّاری کا یا ربّ واسطہ
ہوں نہ رُسوا برسرِ دربار ہم

اتنی عرضِ آخری کہہ دو کوئی
ناؤ ٹوٹی آپڑے منجدھار ہم

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

میں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زُنّار ہم

کب سے پھیلائے ہیں دامن تیغِ عشق
اب تو پائیں زخم دامن دار ہم

سنّیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہوکر بن گئے کیا خار ہم

ناتوانی کا بھلا ہو بن گئے
نقشِ پائے طالبانِ یار ہم

http://www.rehmani.net

دل کے ٹکڑے نذرِ حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کوچۂ دلدار ہم

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

چشم پوشی و کرم شان شما
کارِ ما بے باکی و اصرار ہم

فصلِ گل سبزہ صبا مستی شباب
چھوڑیں کس دل سے درِ خمار ہم

میکدہ چھٹتا ہے لِلّٰہ ساقیا
اب کے ساغر سے نہ ہوں ہشیار ہم

ساقیٔ تسنیم جب تک آ نہ جائیں
اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامانِ شہِ ابرار ہم

لطفِ از خود رفتگی یا ربّ نصیب
ہوں شہید جلوۂ رفتار ہم

اُن کے آگے دعویِ ہستی رضاؔ
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

http://www.rehmani.net

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پَرُ تو فگن ہے آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجمِ گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیرِ پا نہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا ابھر کر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرادے وہ دنیا کا تاج
جن کی خاطر مرگئے مُنعِمْ رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجۂ خور، دو ستارے، دس ہلال
ان کے تلوے، پنجے، ناخن، پائے اطہر، ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاجِ رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں وَاللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضاؔ طوفانِ محشر کے تلاطُم سے نہ ڈر
شاد ہو! ہیں کشتیٔ اُمّت کو لنگر ایڑیاں

http://www.rehmani.net

عشقِ مولیٰ میں ہو خوں بار کنارِ دامن

عشقِ مولیٰ میں ہوں خوں بار کنارِ دامن
یا خدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تارِ نظر جز دو سہ تارِ دامن

اشک برساؤں چلے کوچۂ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخارِ دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامنِ اطہر پہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام دیارِ دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلبِ جیب و تتارِ دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشتِ حرماں
خلش دل کی کہوں یا غمِ خارِ دامن

عکس افگن ہے ہلالِ لبِ شہ حبیب نہیں
مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تارِ دامن

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھوکر
اے ادب گردِ نظر ہو نہ غبارِ دامن

اے رضاؔ آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیبِ گل آئے نہ بہارِ دامن

http://www.rehmani.net

رشکِ قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں

رشکِ قمر ہوں رنگ رُخِ آفتاب ہوں
ذرّہ ترا جو اے شہِ گردُوں جناب ہوں

درّ نجف ہوں گوہرِ پاکِ خوشاب ہوں
یعنی تُرابِ رہ گزرِ بو تراب ہوں

گر آنکھ ہوں تو اَبر کی چشم پُر آب ہوں
دل ہوں تو برق کا دلِ پُر اضطراب ہوں

خونیں جگر ہوں طاہر بے آشیاں شہا
رنگِ پریدۂ رُخِ گل کا جواب ہوں

بے اصل و بے ثبات ہوں بحرِ کرم مدد
پَرُوَرْدَۂ کنارِ سَراب و حُباب ہوں

عبرت فزا ہے شرمِ گنہ سے مِرا سکوت
گویا لبِ خموشِ لحد کا جواب ہوں

کیوں نالہ سوز سے کروں کیوں خونِ دل پیوں
سیخِ کباب ہوں نہ میں جامِ شراب ہوں

دل بستہ بے قرار، جگر چاک، اشکبار
غنچہ ہوں گل ہوں برقِ تپاں ہوں سحاب ہوں

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

مولیٰ دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام
اشکِ مژہ رسیدۂ چشمِ کباب ہوں

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

http://www.rehmani.net

صدقے ہوں اس پہ نار سے دیگا جو مخلصی
بلبل نہیں کہ آتشِ گل پر کباب ہوں

قالب تہی کیے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہسوار طیبہ مَیں تیری رکاب ہوں

کیا کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں
کعبہ کی جان، عرش بریں کا جواب ہوں

شاہا بجھے سقر مرے اشکوں سے تانہ میں
آبِ عبث چکیدۂ چشمِ کباب ہوں

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پَر لطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب "ہوں"

حسرت میں خاک بوسیٔ طیبہ کی اے رضاؔ
ٹپکا جو چشمِ مہر سے وہ خونِ ناب ہوں

http://www.rehmani.net

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گُم ہیں جیسی ہیں
رُوح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں مِٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سُن کے شقِ ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح مُردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر اِک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیشِ جلوہ زمزمۂ رضاؔ کہ یوں

http://www.rehmani.net

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رُخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نو بہار خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
مِنّتِ غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دُھلے دل کی کلی اگر کھِلے
بَرق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

http://www.rehmani.net

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاضِ دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نرا ستم جرم پر گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

http://www.rehmani.net

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں

یادِ وطن سِتم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بد نصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

چھوڑ کے اُس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں

باغِ عرب کا سروِ ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج
قُمریِ جانِ غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں

نام مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیم خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگس مَست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

تو نے تو کردیا طبیب آتشِ سینہ کا علاج
آج کے دودِ آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکر معاش بد بلا ہولِ معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

حور جناں سِتم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

غفلتِ شیخ و شاب پر ہنستے ہیں طفل شیر خوار
کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بَہائی کیوں

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
پیٹتی سر کو آرزو دشتِ حرم سے آئی کیوں

حسرتِ نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا
ایسے مریض کو رضاؔ مرگِ جواں سنائی کیوں

http://www.rehmani.net

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمتِ نبوی فرش پر کریں

ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رُخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اَطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

جالوں پہ جال پڑگئے لِلّٰہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلکِ رضاؔ ہے خنجر خونخوار برق بار
اَعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

http://www.rehmani.net

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کئے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیل لیل و نہار پھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عَدُو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قُدسی ہیں کامِ خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

وردیاں بولتے ہیں ہَرکارے
پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں

http://www.rehmani.net

رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مول کے عیب دار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رَستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

جاگ سُنسان بن ہے رات آئی
گُرگ بہر شکار پھرتے ہیں

نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بِجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

http://www.rehmani.net

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کِھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے دَر پر بستر جما دیئے ہیں

اَسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پر خار با دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سَرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں "دُرّ" بے بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مُسلّم
جس سمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیئے ہیں

http://www.rehmani.net

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو پاکے جودِ لا یزالی ہاتھ میں

کیا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جُود شاہ کوثر اپنے پیاسوں کا جَویا ہے آپ
کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابر نیساں مومنوں کو تیغ عُریاں کفر پر
جمع ہیں شانِ جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے اُمت کا والی ہاتھ میں

ہر خطِ کف ہے یہاں اے دستِ بیضائے کلیم
موجزن دریائے نورِ بے مثالی ہاتھ میں

وہ گراں سنگیٔ قدر مِس وہ ارزانیٔ جود
نوعیہ بدلا کیئے سنگ ولآلی ہاتھ میں

دستگیرِ ہر دو عالم کردیا سِبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں

http://www.rehmani.net

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگِ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

کاش ہوجاؤں لب کوثر مَیں یوں وارفتہ ہوش
لے کر اس جانِ کرم کا ذیل عالی ہاتھ میں

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پُر جوشِ وجد
لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضاؔ
لوٹ جاؤں پاکے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

http://www.rehmani.net

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں

راہ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو!
ماہیت پانی کی آخریم سے نم میں کم نہیں

غنچے مَا اَوْحٰی کے جو چٹکے دَنٰی کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

اس میں زمزم[1] ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم[2] ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم[3] نہیں

پنجۂ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے منت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَأْ رَبُّكَ الْاَكْرَمْ نہیں

اوس مہرِ حشر پر پڑجائے پیاسو تو سہی
اُس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انھیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار و خاکِ در ہو یا ربّ اور رضاؔ
خواہشِ دیہیم قیصر، شوقِ تختِ جم نہیں

---

[1] زم زم کے معنی سریانی زبان میں تھم تھم جب یہ چشمہ زمین سے اُبلا حضرت ہاجرہ والدۂ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے اس خوف سے کہ پانی ریتے میں مل کر خشک نہ ہو جائے ایک دائرہ کھینچ کر فرمایا زم زم، ٹھہر ٹھہر وہ اسی دائرہ میں رہ کر کنواں ہو گیا۔ حدیث میں فرمایا کہ وہ نہ روکتیں تو سمندر رہو جاتا۔ ۱۲

[2] جم جم بزبانِ عربی یعنی کثیر، کثیر کوثر سے مشتق ہے۔ ۱۲

[3] مقدار سے سوال یعنی کتنا کتنا۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہی آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و اُمید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خُلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِّ ربّ ہے انھیں سے سب ہے انھیں کا سب
نہیں ان کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

http://www.rehmani.net

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدحِ اہل دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

http://www.rehmani.net

رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شبِ زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہو یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سِرّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل اُن کو کہا قُمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگیں رضاؔ یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

http://www.rehmani.net

وصفِ رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں

وصفِ رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح و الشمس وضحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے چھُپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اے بلا بے خردیٔ کفّار رکھتے ہیں ایسے کہ حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اُس کو دَرکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پہ شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

آستیں رحمتِ عالم الٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو کوچۂ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کِھلکِھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملکِ ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

http://www.rehmani.net

جس کے جلوے سے اُحد ہے تاباں معدنِ نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہوکر قرباں دلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پُر ارماں پھرکر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب منہ میں گھُل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہوکے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غمِ الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کفِ پا پر مٹ جائیں اُن کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضاؔ کرتے ہیں

http://www.rehmani.net

در منقبت سیّدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف،
کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در ۱۲۹۷ھ عرض کردہ شد

برتر قیاس سے ہے مقامِ ابوالحسین

برتر قیاس سے ہے مقامِ ابُو الحسین
سدرہ سے پوچھو رفعتِ بامِ ابو الحسین

دارستہ پائے بستۂ دامِ ابو الحسین
آزاد نار سے ہے غلامِ ابو الحسین

خطِ سیہ میں نورِ الٰہی کی تابشیں
کیا صبحِ نُور بار بنے شامِ ابو الحسین

ساقی سنادے شیشۂ بغداد کی ٹپک
مہکی ہے بوئے گل سے مدامِ ابو الحسین

بوئے کبابِ سوختہ آتی ہے مے کشو
چھلکا شرابِ چشت سے جامِ ابو الحسین

گلگوں سحر کو ہے سَہَر سوزِ دل سے آنکھ
سلطان سہرورد ہے نامِ ابو الحسین

کرسی نشیں ہے نقش مُراد ان کے فیض سے
مولائے نقش بند ہے نامِ ابو الحسین

جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں
اک شاخ ان میں سے ہے بنامِ ابو الحسین

مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے
تادور حشر دورۂ جامِ ابو الحسین

اُن کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا
یارب زمانہ باد بکامِ ابو الحسین

میلا لگا ہے شانِ مسیحا کی دید ہے
مردے جِلا رہا ہے خرامِ ابو الحسین

http://www.rehmani.net

سرگشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں
کس چرخ پر ہے ماہ تمام ابو الحسین

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری
ہے ہفت پایہ زینۂ بام ابو الحسین

ذرّہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی
گر جوش زن ہو بخشش عام ابو الحسین

یحییٰ کا صدقہ وارثِ اقبال مند پائے
سجادۂ شیوخ کرام ابو الحسین

انعام لیں بہارِ جناں تہنیت لکھیں
پھولے پھلے تو نخلِ مرام ابو الحسین

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادہ کی بہار
سونگھے گلِ مراد مشام ابو الحسین

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام
اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابو الحسین

یا ربّ وہ چاند جو فلکِ عزّ و جاہ پر
ہر سیر میں ہو گام بگام ابو الحسین

آؤ تمہیں بلال سپہر شرف دکھائیں
گردن جھکائیں بہر سلام ابو الحسین

قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں اٹھی
بحر فنا سے موج دوام ابو الحسین

یا ربّ ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی
جس سے ہے شکّریں لب و کام ابو الحسین

ہاں طالعِ رضاؔ تری اللہ رے یاوری
اے بندۂ جدود کرام ابو الحسین

http://www.rehmani.net

زائرو پاسِ ادب رکھ ہوس جانے دو

زائرو پاسِ ادب رکھ ہوس جانے دو
آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

سوکھی جاتی ہے اُمیدِ غرباء کی کھیتی
بوندیاں لکۂ رحمت کی برس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جانِ شیریں
نغمۂ قُم کا ذرا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو! ٹھہرو
گٹھڑیاں توشۂ اُمید کی کس جانے دو

دیدِ گل اور بھی کرتی ہے قیامت دل پر
ہم صفیرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

آتش دل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو
کون کہتا ہے کہ تم ضبطِ نفس جانے دو

یوں تنِ زار کے درپے ہوئے دل کے شعلو
شیوۂ خانہ براندازیٔ خس جانے دو

اے رضاؔ آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال
دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

http://www.roohani.net

چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو

چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شِکنِ ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جارُوب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یا ربّ تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق
سنبلِ خلد کے قربان اُتارے گیسو

آخرِ حج غمِ اُمت میں پریشاں ہوکر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں
اڑ کر آئے ہیں جو اَبرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پاکے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

مشک بو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حُوریو! عنبرِ سارا ہوئے سارے گیسو

دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

http://www.rehmani.net

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں کلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

اُحدِ پاک کی چوٹی سے اُلجھ لے شب بھر
صبح ہونے دو شبِ عید نے ہارے گیسو

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈی
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تارِ شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اِک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

http://www.rehmani.net

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو
الٰہی طاقتِ پرواز دے پر ہائے بلبل کو

بہاریں آئیں جوبن پر گھرا ہے ابر رحمت کا
لبِ مشتاق بھیگیں دے اجازت ساقیا مل کو

ملے لب سے وہ مشکیں مُہر والی دم میں دم آئے
ٹپک سن کر قُمِ عیسیٰ کہوں مستی میں قُلقُل کو

مچل جاؤں سوالِ مدعا پر تھام کر دامن
بہکنے کا بہانہ پاؤں قصدِ بے تامل کو

دعا کر بخت خُفتہ جاگ ہنگامِ اجابت ہے
ہٹایا صبح رخ سے شاہ نے شبہائے کاکُل کو

زبانِ فلسفی سے امن و خرق والتیام اسرا
پناہِ دورِ رحمت ہائے یک ساعت تسلسل کو

دو شنبہ مصطفیٰ کا جمعۂ آدم سے بہتر ہے
سکھانا کیا لحاظِ حیثیت خوئے تامل کو

وفورِ شان رحمت کے سبب جرأت ہے اے پیارے
نہ رکھ بہرِ خدا شرمندہ عرضِ بے تامل کو

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسّل کو

رضاؔ یہ سبزہ گردوں ہیں کوتل جس کے موکب کے
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تجمل کو

http://www.rehmani.net

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دکھادے وہ رُخ اے مہرِ فروزاں! ہم کو

دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں! ہم کو

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو

کاش آویزۂ قندیلِ مدینہ ہو وہ دل
جس کی سوزش نے کیا رشکِ چراغاں ہم کو

عرش جس خوبیٔ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سردِ خراماں! ہم کو

شمعِ طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلادے شررِ آتشِ پنہاں! ہم کو

خوف ہے سمع خراشیٔ سگِ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ افغاں ہم کو

خاک ہوجائیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سرو ساماں ہم کو

خارِ صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشتِ دل! نہ پھرا کوہ و بیاباں ہم کو

تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے
چین لینے دے تپِ سینۂ سوزاں! ہم کو

پاؤں غربال ہوئے راہِ مدینہ نہ ملی
اے جنوں! اب تو ملے رخصتِ زنداں ہم کو

http://www.rehmani.net

میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیحِ عربی! کردے نمکداں ہم کو

سیر گلشن سے اسیرانِ قفس کو کیا کام
نہ دے تکلیفِ چمن بلبلِ بستاں ہم کو

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

گر لبِ پاک سے اقرارِ شفاعت ہوجائے
یوں نہ بے چین رکھے جوششِ عصیاں ہم کو

تیز حشر نے اِک آگ لگا رکھی ہے!
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو

رحم فرمایئے یا شاہ کہ اب تاب نہیں
تابکے! خون رلائے غمِ ہجراں ہم کو

چاک داماں میں نہ تھک جائیو اے دستِ جنوں
پُرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو

پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھاکر اِک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو

اے رضاؔ وصفِ رُخِ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن، "مُرغِ غزل خواں" ہم کو

http://www.rehmani.net

غزل کہ دربارۂ عزمِ سفرِ اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ بعد حج بمحرم ۱۲۹۶ھ عرض کردہ شُد

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رُکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زورِ برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مِثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اوّلیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

http://www.rehmani.net

ایمن طورِ کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل انجاح
آؤ اب داد رسیٔ شہِ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اَسوَد
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

کرچکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو

متلزم سے تو گلے لگ کے نکالے اَرماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو

http://www.rehmani.net

پل سے اُتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو

پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ بُراق سے اُس کی سبک رَوی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گمادے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آ دل! حرم کو روکنے والوں سے چھپ کے آج
یوں اٹھ چلیں کہ پہلو وبر کو خبر نہ ہو

طیر حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہو
یوں دیکھئے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ! دیکھ کے دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل! یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا! وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضاؔ کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پِسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

http://www.rehmani.net

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کا تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منھ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مُہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

http://www.rehmani.net

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزُدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب کے "آمیں رَبَّنَا" کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

http://www.rehmani.net

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا حسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ اُمت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اور ان تلوؤں کی آئینہ داری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

مجرموں کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بُو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

http://www.rehmani.net

خود رہے پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اِس طرف روضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری "واہ واہ"

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کُو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

http://www.rehmani.net

رونقِ بزمِ جہاں ہے عاشقانِ سوختہ

رَونقِ بزمِ جہاں ہے عاشقانِ سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنعمو!
اُن کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ

ماہِ من! یہ نیّرِ محشر کی گرمی تابکے
آتشِ عصیاں میں خود جلتی ہے جانِ سوختہ

برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

مہرِ عالم تاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز
پیشِ ذرّاتِ مزارِ بیدلانِ سوختہ

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلانِ سوختہ

بہرِ حق اے بحرِ رحمت اک نگاہِ لطف بار
تابکے بے آب تڑپیں ماہیانِ سوختہ

روکشِ خورشیدِ محشر ہو تمہارے فیض سے
اِک شرارِ سینۂ شیدائیانِ سوختہ

آتشِ تر دامنی نے دل کئے کیا کیا کباب
خِضر کی جان ہو جِلا دو ماہیانِ سوختہ

آتشِ گلہائے طیبہ پر جَلانے کے لئے
جان کے طالب ہیں پیارے بلبلانِ سوختہ

لطفِ برقِ جلوۂ معراج لایا وجد میں
شعلۂ جوّالہ ساں ہے آسمانِ سوختہ

اے رضاؔ مضمون سوزِ دل کی رفعت نے کیا
اس زمینِ سوختہ کو آسمانِ سوختہ

http://www.rehmani.net

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکینِ حسن والا ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

http://www.rehmani.net

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھِلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکان کا اجالا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں سے چمکا کئے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مُردہ دلوں کو دی عمر ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

http://www.rehmani.net

دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے

دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا برا خدا نہ کرے

عذر امید عفو گر نہ سنیں
رو سیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمع عشقِ حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکرِ آج ان سے التجا نہ کرے

http://www.rehmani.net

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

جب تری خُو ہے سب کا جی رکھنا
وہی اچھا جو دل برا نہ کرے

دل سے اِک ذوقِ مے کا طالب ہوں
کون کہتا ہے اتقا نہ کرے

لے رضاؔ سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

http://www.rehmani.net

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے

کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اُس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

بہکا ہے کہا مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے

سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ مَیل
کیا کام جہنم کے دَھرے کو کھرے دل سے

آتا ہے درِ والا یوں ذوقِ طواف آنا
دل جان سے صدقے ہو سر گِرد پھرے دل سے

اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا
اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے

کیا جانیں یمِ غم میں دل ڈوب گیا کیسا
کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا روکے
لِلّٰہ رضاؔ دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

http://www.rehmani.net

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے

اللہ اللہ کے نبی سے
فریاد ہے نفس کی بدی سے

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی
لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی
تاروں نے ہزار دانت پیسے

ایمان پہ مَوت بہتر او نفس
تیری ناپاک زندگی سے

او شہد نمائے زہر دَر جام
گم جاؤں کدھر تِری بدی سے

گہرے پیارے پرانے دل سوز
گزرا میں تیری دوستی سے

تجھ سے جو اُٹھائے میں نے صدمے
ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

اُف رے خود کام بے مروّت
پڑتا ہے کام آدمی سے

تو نے ہی کیا خدا سے نادم
تو نے ہی کیا خجل نبی سے

کیسے آقا کا حکم ٹالا
ہم مر مٹے تیری خود سری سے

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو
ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے

http://www.rehmani.net

حد کے ظالم ستم کے کٹڑ
پتھر شرمائیں تیرے جی سے

ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے
نکلا نہ غبار تیرے جی سے

اے ظالم میں نبا ہوں تجھ سے
اللہ بچائے اس گھڑی سے

جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت
چالیں چلئے اس اجنبی سے

اللہ کے سامنے وہ گن تھے
یاروں میں کیسے متقی سے

رہزن نے لوٹ لی کمائی
فریاد ہے خضر ہاشمی سے

اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں
اپنی نالش کروں تجھی سے

ہیں پشتِ پناہ غوثِ اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضاؔ کسی سے

http://www.rehmani.net

رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اِلیٰ یوم الدّین

مناجات

یا الٰہی رَحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مُشکِل[1] کُشا کے واسطے
کر بلائیں ردّ شہیدِ[2] کربلا کے واسطے

سیّدِ سجّاد[3] کے صدقے میں ساجِد رکھ مجھے
عِلمِ حق دے باقِرِ[4] علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صِدقِ صادِق[5] کا تَصَدُّق صادِقُ الاِسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم[6] اور رضا[7] کے واسطے

بہر معروف[8] و سری[9] معروف دے بے خود سَری
جُندِ حق میں گِن جنیدِ[10] باصفا کے واسطے

بہر شبلی[11] شیرِ حق دُنیا کے کُتّوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ[12] واحد بے رِیا کے واسطے

بُوالفرح[13] کا صدقہ کر غم کو فَرَح دے حُسن و سَعد
بُوالحسن[14] اور بُو سعیدِ[15] سعدِ زا کے واسطے

قادِری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدُالقادرِ[16] قدرت نُما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا [1] سے دے رزقِ حَسَن
بندۂ[17] رزّاق تاجُ الاَصفیاء کے واسطے

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اچھی روزی عطا فرمائی۔

http://www.rehmani.net

نَصرابی[۱۸] صالح کا صدقہ صالح و مَنصور رکھ
دے حیاتِ دیں مُحیِ[۱۹] جانفزا کے واسطے

طُورِ[۱] عِرفان و عُلُوّ و حَمد و حُسنیٰ و بَہا
دے علی[۲۰] موسیٰ[۲۱] حسن[۲۲] احمد[۲۳] بہا[۲۴] کے واسطے

بہر ابراہیم[۲۵] مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری[۲۶] بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضِیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیاء[۲۷] مولیٰ جمال[۲۸] الاَولیاء کے واسطے

دے محمد[۲۹] کے لئے روزی کر احمد[۳۰] کے لئے
خوانِ فضل[۳۱] اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے بَرکات دے برکات[۳۲] سے
عشقِ حق دے عِشقی عشقِ اِنّمَا[۲] کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ[۳۳] محمد کے لئے
کر شہیدِ عشق حمزہ[۳۴] پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمسِ[۳۵] دیں بدرُ العُلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر
حضرتِ آلِ[۳] رسولِ[۳۶] مقتدا کے واسطے

صَدقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عَین عِزّ، عِلم و عمل
عَفو و عِرفاں عافیت احمد رضاؔ کے واسطے

---

۱ یعنی مرتبہ معرفت اور بلندی کا اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ خمسہ کے واسطے اس میں علو بمناسبت نام پاک حضرت سیّدنا علیؔ ہے اور طورؔ عرفاں بمناسبت نام پاک حضرت سیّد موسیٰؔ اور حسنیٰؔ بمناسبت نام پاک حضرت سیّدی حسنؔ اور حمدؔ بمناسبت نام سیّدی احمدؔ اور بہاؔ بمناسبت نام پاک حضرت سیّدی بہاءُ الملّۃ والدین قدست اسرارہم۔

۲ عِشقی حضرت سیّدنا شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تخلص ہے اور انّما بمعنی انتساب یعنی نسبت عشق رکھنے والے۔ ۱۲

۳ عرس شریف ۱۶، ۱۷، ۱۸ / ذی الحجۃ الحرام، بریلی شریف محلّہ سوداگران میں ہوا کرتا ہے۔

http://www.rehmani.net

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

کافروں پر تیغ والا سے گری برقِ غضب
اَبر آسا چھاگئی ہیبت رسول اللہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے مجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ذکر روکے فضل کا ٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

مجدی اُس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

http://www.rehmani.net

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یا ربّ اِک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

ہے گلِ باغِ قُدُس رخسار زیبائے حضور!
سروِ گلزارِ قدم قامت رسول اللہ کی

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

http://www.rekhta.net

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے اُمّی تری دانائی کی

شمسِ جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم وَالنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

پانسو۵۰۰ سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضاؔ جس کیلئے وسعت عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

http://www.rehmani.net

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے

کُشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جِلاتے جائیں گے

گل کھِلے گا آج یہ اُن کی نسیمِ فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صَدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک اُفتادو! بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اَسیروں کی طرف
خرمنِ عِصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

http://www.rehmani.net

سوختہ جانوں پہ وہ پر جوش رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرِ صرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وَجد لاتے جائیں گے

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارِس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

http://www.rehmani.net

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطّے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تُو زِندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
در جود اے میرے سَنْتانے والے

تِرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غُرّانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دَم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

http://www.rehmani.net

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اوجڑ ہے
ارے او چھاؤنی چھانے والے

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

ارے بد فال بری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سنانے والے

سن لیں اعداء میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او درِ یار کے جانے والے

پھر نہ کروٹ لی مدینہ کی طرف
ارے چل جھوٹے بہانے والے

نفس میں خاک ہوا تو نہ مٹا
ہے مری جان کے کھانے والے

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو!
طیبہ سے خُلد میں آنے والے

نیم جلوے میں دو عالم گلزار
واہ وا رنگ جمانے والے

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

http://www.rehmani.net

وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

لبِ سیراب کا صدقہ پانی
اے لگی دل کی بجھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں
راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

ہوگیا دَھک سے کلیجا مرا
ہائے رخصت کی سنانے والے

خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز
کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے

کشتۂ دشتِ حرم جنت کی
کھڑکیاں اپنے سِرہانے والے

کیوں رضاؔ آج گلی سونی ہے
اُٹھ مِرے دھوم مچانے والے

http://www.rehmani.net

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے

مہِ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض
کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخلِ طوبیٰ پہ چہکنے والے

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا
پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

ارے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے
کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے

سنّیو! ان سے مدد مانگے جاؤ
پڑے بکتے رہیں بکنے والے

شمع یادِ رُخ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اِک ذرا سو لیں بلکنے والے

http://www.rehmani.net

کوئی اُن تیز روؤں سے کہہ دو
کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے

دل سلگتا ہی بھلا ہے اے ضبط
بُجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے

ہم بھی کمھلانے سے غافل تھے کبھی
کیا ہنسیں غنچے چٹکنے والے

نخل سے چھٹ کے یہ کیا حال ہوا
آہ او پتے کھڑکنے والے

جب گرے منھ سوئے میخانہ تھا
ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے

دیکھ او زخمِ دل آپے کو سنبھال
پھوٹ بہتے ہیں ٹپکنے والے

مے کہاں اور کہاں میں زاہد
یوں بھی تو چھکتے ہیں چھکنے والے

کفِ دریائے کرم میں ہیں رضاؔ
پانچ فوارے چھلکنے والے

http://www.rehmani.net

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم
سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

تن کی اب کون خبر لے ہے کہ
دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی
ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے

دل کہ تیمار ہمارا کرتا
آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

پر کٹے تنگ قفس اور بلبل
نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ
غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے

نفس پر زور کا وہ زور اور دل
زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے

کام زنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

ہائے رے نیند مسافر تیری
کُوچ تیار ہے کیا ہونا ہے

http://www.rahmani.net

دُور جانا ہے رہا دن تھوڑا
راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں
مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے

جان ہلکان ہوئی جاتی ہے
بار سا بار ہے کیا ہونا ہے

پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ
زور پہ دھار ہے کیا ہونا ہے

راہ تو تیغ پر اور تلووں کو
گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر
تیرۂ و تار ہے کیا ہونا ہے

بیچ میں آگ کا دریا حائل
قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

اس کڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں
شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے

ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ
عین منجھدار ہے کیا ہونا ہے

کل تو دیدار کا دن اور یہاں
آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے

منھ دکھانے کا نہیں اور سحر
عام دربار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

http://www.rehmani.net

لے وہ حاکم کے سپاہی آئے
صبحِ اظہار ہے کیا ہونا ہے

واں نہیں بات بنانے کی مجال
چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے

آخری دید ہے آؤ مِل لیں
رنج بے کار ہے کیا ہونا ہے

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

جانے والوں پہ یہ رونا کیسا
بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے

نزع میں دھیان نہ بٹ جائیں کہیں
یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے

اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت
گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے
پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضاؔ کُڑھتے ہو ہنستے اُٹھو
جب وہ غفّار ہے کیا ہونا ہے

http://www.rehmani.net

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منھ مانگی مُرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا "کیا" ہے

پند کڑوی لگے ناصح سے نہ ترش ہو اے نفس
زہر عصیاں میں ستم گر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تِری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی اُمّت میں بنایا انھیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد اُن کا میں گنہگار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پرسشِ اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اُس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سُن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے، صدمہ کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ لِلّٰہ خبر لیجئے مِری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

اس کی بے چینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اِک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

http://www.rehmani.net

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مِری بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد "ٹھہرنا کیا ہے"

کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو!
ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مِرا حامی مِرا غم خوار امم!
آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور
اور فرمائیں "ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے"

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے دَر کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اُٹھے شور کہ واہ
چشمِ بد دور ہو کیا شان ہے رُتبہ کیا ہے

صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضاؔ جانِ عنا دل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

http://www.rehmani.net

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

سَرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شَیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اِس مُردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وَصف "عیب تناہی" سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

http://www.rehmani.net

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفّار ہے

عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نامِ خدا رفتار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بَارَكَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

لَبِ زُلالِ چشمۂ کُن میں گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

گورے گورے پاؤں چمکادو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب کی تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

جوشِ طوفاں بحرِ بے پایاں ہوا نا سازگار
نوح کے مولیٰ کرم کردے تو بیڑا پار ہے

رحمۃٌ للعالمیں تیری دہائی دب گیا
اب تو مولیٰ بے طرح سر پر گنہ کا بار ہے

حیرتیں ہیں آئینہ دارِ وفورِ وَصفِ گل
اُن کے بلبل کی خموشی بھی لبِ اظہار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضاؔ سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامِنقار ہے

http://www.rehmani.net

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عِطر دان ہے

عرش پہ جاکے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

اِک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ!
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تاز میں جسے نرم سی اِک اڑان ہے

بارِ جلال اٹھالیا گرچہ کلیجہ شق ہوا
یوں تو یہ ماہِ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

http://www.rehmani.net

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اس کی پیدا ہے سوزش عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

انھیں کی بُو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا!
حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

سیہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرش اعلےٰ
ہر اِک ہے ان کے کرم کا پیاسہ فیض اُن کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جان تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آب حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!
بتا دو آکر مِرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرّہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضاؔ سے حساب لینا رضاؔ بھی کوئی حساب میں ہے

http://www.rehmani.net

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بے کس کا اِس آفت میں آقا تُو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی اُمت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہوسکے کرلے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا اُبالی ہے

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دُم گھٹتا، دل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

زمیں تپتی، کٹیلی راہ، بھاری بوجھ، گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اِک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

http://www.rehmat.net

گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے

گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے
مُبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو اُن کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

ترا قدِ مبارک گلبنِ رحمت کی ڈالی ہے
اسے بوکر ترے ربّ نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

تمہاری شرم سے شانِ جلال حق ٹپکتی ہے
خمِ گردن ہلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے

زہے خود گم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈھے کہ کیا پایا
ارے جب تک کہ پانا ہے جب ہی تک ہاتھ خالی ہے

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگِ در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

تری بخشش پسندی، عذر جوئی، توبہ خواہی سے
عمومِ بے گناہی، جرم شانِ لا اُبالی ہے

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
ترا سروِ سہی اس گلبنِ خوبی کی ڈالی ہے

رضاؔ قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنیٰ سگِ درگاہِ خُدّام معالی ہے

http://www.rehmani.net

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دَھک سے کلیجا ہوجائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منھ
مینھ نے پھسلن کردی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کہ پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

http://www.rehmani.net

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے، زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈِگری تو اقبالی ہے

http://www.rehmani.net

نبی سرورِ ہر رسول وولی ہے

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دارِ مَعَ اللہ لِی ہے

وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

ہے بیتاب جس کے لئے عرشِ اعظم
وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری!
فدا ہوکے تجھ پر یہ عزت ملی ہے

تلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا
یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغِثْنی[1]
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ
اسی سے کلی میرے دل کی کِھلی ہے

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل
ابوبکر فاروق عثمان علی ہے

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

---

[1] میرے پیارے میری فریاد کو پہنچو۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السِّر
کہ تجھ پر مری حالتِ دل کھلی ہے

تمنا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کہ چِٹّھی ملی ہے

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصدِ دلی ہے

ترے در کا دَرباں ہے جبریل اعظم
ترا مدح خواح ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی
سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

http://www.rehmani.net

نہ عرشِ ایمن نہ اِنّی ذاہِبٌ میں میہمانی ہے

نہ عرشِ ایمن نہ اِنِّیْ ذَاھِبٌ[1] میں میہمانی ہے
نہ لطف اُدْنُ یَا اَحْمَدْ[2] نصیب لَنْ تَرَانِیْ[3] ہے

نصیب دوستاں گر اُن کے دَر پر موت آنی ہے
خدا یوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زِندگانی ہے

اُسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں
اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

ہر اِک دیوار و دَر پر مہر نے کی ہے جبیں سائی
نگارِ مسجدِ اقدس میں کب سونے کا پانی ہے

ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اُس کی
زبانِ بے زبانی ترجمانِ خستہ جانی ہے

کھلے کیا رازِ محبوب و محبّ مستانِ غفلت پر
شراب قَدْ رَاٰی الْحَقَّ[4] زیبِ جامِ مَنْ رَاٰنِی ہے

جہاں کی خاکروبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی اُن گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

---

[1] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: "اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ" میں اپنے ربّ کے پاس جاؤں گا وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

[2] حدیث میں ہے ربّ عزوجل نے ہمارے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شبِ معراج فرمایا: "اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ" پاس آ اے احمد! پاس آ اے محمد! پاس آ اے تمام جہان سے بہتر۔ ۱۲

[3] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہِ طور پر خواہش کی دیدارِ الٰہی کی۔ حکم ہوا: "لَنْ تَرَانِیْ" تم ہرگز مجھے نہ دیکھو گے۔ یعنی دُنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی کو نہیں۔ یہ مرتبۂ اعلیٰ صرف سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ہے۔

[4] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من رانی فقد رای الحق" جسے میرا دیدار ہوا اسے دیدارِ حق ہوا۔

http://www.rehmani.net

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

کہاں اس کو شکِ جانِ جناں میں زَر کی نقاشی
اِرم کے طائرِ رنگِ پَریدہ کی نشانی ہے

ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ[1] لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ اکثر ساتھ اُن کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی کنز آمال و امانی ہے

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا اُمتِ عاصی پہ ابرِ رحمت کا پانی ہے

تعالیٰ اللہ استغنا ترے دَر کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرو شوکتِ صاحب قِرانی ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کر عطر صَندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضاؔ وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

---

[1] حدیث میں فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے "ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ" کپڑے پہنے بھیڑیے یعنی انسانی صورت اور بھیڑیے کی سیرت۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تِری مجرم کیا بات بَنائی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص اُن کی کمائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دَم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رَمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منھ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

http://www.rehmani.net

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوسِ بد سے دل تو بھی ستم کرلے
تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پرکالے
کیوں پھونک دوں اِک اُف سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکّہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا وَاللہ رضاؔ وَاللہ
صرف اُن کی رسائی ہے صرف اُن کی رسائی ہے

http://www.rehmani.net

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے

اُن کے نقشِ پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے

اُن کے حسنِ با ملاحت پر نثار
شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے

اُن کے در پہ جیسے ہو مٹ جایئے
ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجئے

پھیر دیجئے پنجۂ دیوِ لعیں
مصطفےٰ کے بل پہ طاقت کیجئے

ڈوب کر یادِ لب شاداب میں
آبِ کوثر کی سباحت کیجئے

یادِ قامت کرتے اٹھیے قبر سے
جانِ محشر پر قیامت کیجئے

اُن کے در پر بیٹھئے بن کر فقیر
بے نواؤ فکرِ ثروت کیجئے

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

حیّ باقی جس کی کرتا ہے ثنا
مرتے دم تک اس کی مدحت کیجئے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے

http://www.rehmani.net

نیم وا طیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ
بلبلو! پاس نزاکت کیجئے

سر سے گرتا ہے ابھی بارِ گناہ
خم ذرا فرقِ ارادت کیجئے

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

عذر بدتر از گنہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجئے

نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا
مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

ہم تمہارے ہوکے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَی الْحَق جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے

عالمِ علم دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے

آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند
ظلمتِ غم کی شکایت کیجئے

در بدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے

http://www.rehmani.net

ہر برس وہ قافلوں کی دھوم دھام
آہ سنیے اور غفلت کیجئے

پھر پلٹ کر منھ نہ اُس جانب کیا
سچ ہے اور دعوائے الفت کیجئے

اقربا حُبِّ وطن بے ہمتی
آہ کس کس کی شکایت کیجئے

اب تو آقا منھ دِکھانے کا نہیں
کس طرح رفعِ ندامت کیجئے

اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر
کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے

کس سے کہیے کیا کِیا کیا ہوگیا
خود ہی اپنے پَر ملامت کیجئے

عرض کا بھی اب تو منھ پڑتا نہیں
کیا علاجِ دردِ فرقت کیجئے

اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہر مصیبت کیجئے

دے خدا ہمت کہ یہ جان حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجئے

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

http://www.rehmani.net

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے

ذِکر اُن کا چھیڑیئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہو نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دِینوں کے دل
"یا رسول اللہ" کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام
جانِ کافِر پر قیامت کیجئے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ
ہاں شفاعت بالو جاہت کیجئے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبت کیجئے

اِذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

http://www.rehmani.net

والضحیٰ، حجرات، الم نشرح سے پھر
مومنو! اتمامِ حجت کیجئے

بیٹھتے اُٹھتے حضور پاک سے
التجا و استعانت کیجئے

یا رسول اللہ دُہائی آپ کی
گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک مِلّت کیجئے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضاؔ اچھا وہ صورت کیجئے

http://www.rehmani.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

حاضری بارگاہ بہیں جاہ

۲۴ ۱۳ھ

وصل اوّل رنگ علمی

حضور جانِ نور

۱۳۲۴ھ

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا
تجھ کو قسم جنابِ مسیحا کے سر کی ہے

آبِ حیاتِ رُوح ہے زرقا[1] کی بوند بوند
اکسیر اعظم مسِ دل خاک دَر کی ہے

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سُنا کیے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی
پہروں نہیں کہ بَست و چہارُم صفر کی ہے

ماہِ مدینہ اپنی تجلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

http://www.rehmani.net

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہ شَفَاعَتِیْ[2]

اُن پر درود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیے
اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت[3] کدھر کی ہے

کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلّی کا ایک ظِلّ
روشن انھیں کے عکس سے پتلی[4] حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل[5] و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ[6] علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر[7] کی ہے

صدیق[8] بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر[9] کی ہے

ہاں[10] تُو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول[11] بندگی اس تاجور کی ہے

شر[12] خیر شور سورؔ شرر دور نار نور!
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ[13] ہے گواہ
پھر ردّ ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

http://www.rehmani.net

بد ہیں مگر انھیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
مجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف مجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

حاکم[۱۴] حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود! یہ مُراد کس آیت، خبر کی ہے

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو!
کیا قدر اُس خمیرۂ ما و مدر کی ہے

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ذکرِ خدا جو اُن سے جدا چاہو مجدیو!
وَاللہ ذکرِ حق نہیں کنجی[۱۵] سقر کی ہے

بے اُن کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر[۱۶] کی ہے

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

اُن کی نبوّت[۱۷] ان کی اُبوّت ہے سب کو عام
اُمّ البشر عروس انھیں کے پسر کی ہے

ظاہر[۱۸] میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بوالبشر کی ہے

پہلے[۱۹] ہو ان کی یاد کہ پائے جِلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور[۲۰] ہیں!
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر[۲۱] کی ہے

http://www.rehmani.net

اُن پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
اُن پر سَلام جن کو تحیّت شجر کی ہے

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جنّ و بشر سَلام کو حاضر ہیں اَلسّلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السّلام
خوبی انھیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السّلام
تملیک انھیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السّلام
طجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السّلام
راحت انھیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السّلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ جلوہ گاہ مالکِ ہر خشک و تر کی ہے

سب کرّو فر سلام کو حاضر ہیں السلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرّو فر کی ہے

اہلِ نظر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ گرد ہی تو سُرمہ سب اہلِ نظر کی ہے

http://www.rehmani.net

آنسو بہا کے بہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈوباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے

تیری ۲۲ قضا خلیفۂ احکام ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے

یہ پیاری ۲۳ پیاری کیاری تیری خانہ باغ کی
سَرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

جنت ۲۴ میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکرِ خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی ۲۵ لا نہر کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اُس دھوپ سے بچا
مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اِس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست
سب تجھ کو سونپے مِلک ہی سب تیرے گھر کی ہے

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضلِ خدا سے غیبِ شہادت ہوا انھیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر ۲۶ کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع ۲۷
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اُتری بَیَانًا ۲۸ لِّکُلِّ شَیْءٍ
تفصیل جس میں مَا عَبَرَ ۲۹ وَمَا غَبَرَ کی ہے

http://www.rehmani.net

آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا
عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض
ناکردہ عرض عرض یہ طرزِ دگر کی ہے

دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہوگی آب
ندی گلے گلے مِرے آبِ گُہر کی ہے

دشتِ حرم میں رہنے دے صیّاد اگر تجھے
مٹی عزیز بلبلِ بے بال و پر کی ہے

یا ربِّ رضا نہ احمد پارینہ ۳۰ ہوکے جائے
یہ بارگاہ تیرے حبیبِ اَبَر ۳۱ کی ہے

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلتِ بد پیشتر کی ہے

آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے رضاؔ
مشتاق طبع لذّتِ سوزِ جگر کی ہے

http://www.rehmani.net

۱ مدینہ طیبہ کی نہر مبارک کا نام ہے۔

۲ حدیث میں فرمایا ہے: "مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہ شَفَاعَتِیْ" جو میرے مزار پاک کی زیارت کرے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے۔ ۱۲

۳ نھضت کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہونا۔

۴ یعنی سنگِ اسود کہ سیاہ رنگ کا پتھر کعبہ معظمہ میں نصب ہے اور آنکھ کی پتلی سے مشابہ ہے۔

۵ کعبہ معظمہ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا اور منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل پر وہ بستی ہے جہاں قربانی ہوتی ہے اور تین جگہ شیطان کو سنگریزے مارے جاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں بھی اس مقام میں سنتِ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

۶ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جاتا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب میں خلل آئے جنبش نہ کی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

۷ خطر بمعنی شرف نمازِ عصر صلوٰۃ وسطیٰ ہے کہ سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ ۱۲

۸ اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غارِ ثور میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند پر اپنی جان قربان کر دی کہ غارِ ثور کے سوراخ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا۔ حضور نے ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارتِ اقدس رہتا تھا۔ اپنا سر صدیق کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے' پاؤں نہ ہٹایا، آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ آخر اسی سے شہادت پائی۔

۹ غُرر بالضم جمع اغر بمعنی روشن تر یعنی جان کا خیال رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے۔ صدیق نے خواب اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

۱۰ چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا فوراً ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ عصر کا وقت ہو گیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی آفتاب ڈوب گیا اور جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ اقدس پر گرے چشم مبارک کھلی، صدیق اکبر نے حال عرض کیا، لعابِ دہنِ اقدس لگا دیا فوراً آرام ہو گیا، بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

۱۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عمل کر کے بتا دیا اور اللہ و رسول نے اسے مقبول رکھا۔

۱۲ یعنی یہاں حاضر ہو کر شر، خیر سے بدل جاتا ہے اور غم و الم کا شور سور یعنی خوشی و شادی ہو جاتا ہے، اور غم و گناہ کے شر دور ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نار یہاں کی حاضری سے نور ہو جاتی ہے۔ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَات

http://www.rehmani.net

۱۳ قرآن عظیم میں ہے: "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ" یعنی اگر وہ جب گناہ کریں اے نبی تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو ان کی شفاعت چاہے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں تو قرآن عظیم خود گنہگاروں کو اپنے حبیب کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر رَدّ کر دیں۔

۱۴ حکام مستغیث کو داد دیتے ہیں حکیم مریض کو دوا دیتے ہیں، وہابی بھی ان باتوں کو مانتے ہیں مگر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور کچھ نہیں دیتے، اگر غیر خدا سے مانگنا شرک ہے تو حاکم و حکیم سے داد یا دوا کا مانگنا کیوں نہ شرک ہوا اور اگر واسطہ عطائے خدا جان کر اُن سے مانگنا شرک نہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگنا کیوں شرک ہوا۔ یہ ناپاک فرق کون سی آیت و حدیث میں ہے۔

۱۵ ہنود کے جوگی اور یہود و نصاریٰ کے راہب بھی اپنے زعم میں یادِ خدا کرتے ہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے الگ ہو کر۔ لہٰذا جہنمی ہوئے۔ ۱۲

۱۶ ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا میں اور آخرت میں ظاہر میں اور باطن میں جسم میں اور روح میں جو نعمت جو برکت اور جو خوبی روزِ ازل سے ابد الآباد تک جسے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی اس سب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے ہاتھ سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ الْمُعْطِیْ" دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والا میں۔ اس کا مفصل بیان مصنف کے رسالہ "سَلْطَنَةُ الْمُصْطَفٰی فِیْ مَلَكُوْتِ كُلِّ الْوَرٰی" میں ہے۔

۱۷ علماء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انھیں کے نُور سے پیدا ہوا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ابو الارواح ہے تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور کے بیٹے ہیں تو اُمّ البشر یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم کی عروس ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔

۱۸ آدم جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرتے تو یوں کہتے: "یَا ابْنِیْ صُوْرَةً وَاَبِیْ مَعْنًی" اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

۱۹ دونوں حرم شریف میں تہجد کے وقت سے مؤذن مناروں پر جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بآوازِ بلند عرض کرتے رہتے ہیں تو نمازِ صبح سے پہلے حضور کی یاد ہوتی ہے جس سے نماز جِلا پاتی ہے۔ جیسے فرض سے پہلے سنتیں۔

۲۰ غفور بھی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف توریت میں اشارہ ہے۔ ۱۲

۲۱ چاند کی ۲۸ منزلوں سے پندرہویں منزل کا نام ہے۔

۲۲ قضا حکم خلیفہ نائب حلیف وہ دوست جن میں ہمیشہ دوستی رکھنے کا حلف ہو گیا ہو۔

۲۳ قبر انور و منبر اطہر کے بیچ میں جو زمین ہے اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ "رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ" جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

۲۴ یہ اللہ اور رسول کے کرم پر بھروسہ کرکے ایک مدلل تمنا ہے یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ و رسول نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی یہاں نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جاکر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو اُمید ہے کہ اب ہم نار کا منہ نہ دیکھیں گے اِن شآء اللہ تعالیٰ۔

۲۵ پہلے مصرعہ میں آیت "بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" کی طرف تلمیح تھی، یہاں "وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ" کی طرف اشارہ ہے یعنی سائل کو نہ جھڑک "لَا نَهرَ" کے یہ معنی کہ جھڑکنا نہیں۔ ہر کلمۂ ثلاثی حلقی العین مثل شعر و نہر و بصر و زہر تسکین و تحریک عین دونوں مطرد ہیں۔ ۱۲

۲۶ وحی سے مراد بدلیل مقابلہ وحی غیر متلو احادیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اثر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۲۷ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اِن اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ" بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دُنیا اُٹھالی تو میں تمام دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو۔ ۱۲

۲۸ اشارہ بہ آیۂ کریمہ "نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ" ہم نے تم پر اُتارا قرآن ہر چیز کا روشن بیان۔

۲۹ ما عبر جو گزر گیا۔ اور ما غبر جو باقی رہا، اشارہ بحدیث فیہ نباء من قبلکم وخبر من بعد کم قرآن میں تم سے اگلوں اور تم سے پچھلوں سب کے احوال کی خبر ہے۔

۳۰ پارینہ یعنی جیسا سال گزشتہ، اشارہ بمصرعہ "من ہماں احمد پارینہ کہ بودم ہستم"۔

۳۱ بفتحتین ورائے مشدّدہ نکوتر اور سب سے زیادہ احسان کرنے والا۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

حاضری درگاہ ابدی پناہ

۱۳۲۴ھ

وصل دُوم رنگ عشق

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دِلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہَری ہَری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل[1] پَری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار[2] ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزاب[3] زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم[4]
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

http://www.rehmani.net

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کی یہ سب[5] گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سر کی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ[6] روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

یہ[7] گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچھے گھر کی ہے

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق[8] و عمر کی ہے

چھائے[9] ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود!
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

سعدین[10] کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

http://www.rehmani.net

اے وائے بے کسیٔ تمنا کہ اب امید
دن[11] کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضریٔ بارگاہ نصیب
مرجائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے

مفلس اور ایسے در سے پھرے بے غنی ہوئے
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بے نواؤ خوب یہ صورت گذر کی ہے

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاکِ در
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کرّ و فر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر[12] کی ہے

کیوں تاجدارو! خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

جاروکشوں[13] میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

طیبہ[14] میں مرکے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکّہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

http://www.rehmani.net

شانِ جمال طیبۂ جاناں ہے نفع محض!
وسعت جلالِ مکہ میں سود و ضرر کی ہے

کعبہ ہے بے شک انجمن آرا دُلہن مگر
ساری بہار دلہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے

کعبہ دلہن ہے تربتِ اطہر نئی دلہن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سُہاگن کنور۱۵ کی ہے

سر۱۶ سبز وصل یہ ہے سیہ پوشِ ہجر وہ
چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ما۱۷ و شما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر
زرنا خریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے

رومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گِنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

اتنا عجب۱۸ بلندیٔ جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

عرشِ بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اترے گی۱۹ ابرار کی برات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے

http://www.rehmani.net

عنبر[۲۰] زمین عبیر ہوا مشکِ تر غبار!
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے[۲۱] نہ حاجت "اگر" کی ہے

اُف بے حیائیاں کہ یہ منھ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منھ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا ادھر ادھر
کیسی خرابی اس نگھرے در بدر کی ہے

آباد ایک در ہے ترا اور ترے[۲۲] سوا
جو بارگاہ دیکھئے غیرت کھنڈر کی ہے

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بَل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے

http://www.rehmani.net

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں، نہ دیں، تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت[۲۳] نہ دیں، نہ دیں، تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضاؔ[۲۴] ترے دامانِ تر کی ہے

http://www.rehmani.net

۱ اکل بفتحتین امید و آرزو پری یعنی خوب صورت و خوشنما۔ ۱۲

۲ بارہا ثابت ہوا کہ کعبہ معظمہ نے مقبولان بارگاہِ عزت گدایانِ سرکار رسالت کے گرد طواف کیا ہے۔ حدیث میں ہے مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ معظمہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔

۳ کعبہ معظمہ کی دیوارِ شمالی پر حطیم کی طرف جو خالص سونے کا پرنالہ لگا ہے اسے میزابِ زر کہتے ہیں۔

۴ زمانۂ جاہلیت میں قریش نے بنائے کعبہ معظمہ کی تجدید کی تھی کمی خرچ کے باعث چند گز زمین شمال کی طرف چھوڑ کر دیواریں اُٹھادیں وہ زمین اصل میں کعبہ معظمہ ہی کی ہے اس کے گرد قوسی شکل پر کمر تک بلند ایک دیوار کھینچ دی گئی ہے اور دونوں طرف سے جانے کی راہ رکھی ہے اس ٹکڑے کو حطیم کہتے ہیں یہ بالکل آغوش کی شکل پر ہے۔

۵ سُب بضم سین و سکون بائے موحدہ زبان ہندی میں بمعنی نیک و سعید سگھڑی ساعتِ سعید۔

۶ اس شعر کے دو معنی ہیں ایک ظاہری یعنی عاشقانِ روضہ کا اپنا جی تو چاہتا ہے کہ روضۂ اطہر کی طرف سجدہ کا حکم ہو مگر شرع مطہر نے اس سے منع فرمایا اور کعبہ معظمہ قبلہ قرار پایا تو بتعمیل حکم کعبہ ہی کی طرف سجدہ میں جھکے۔ مگر دل کی خواہش سے خدا کو خبر ہے تو اس وقت گویا ان کی وہ حالت ہے جو ۱۷ مہینے بیت المقدس کی طرف حکم سجود ہونے میں مسلمانوں کی حالت تھی کہ بہ تعمیل حکم بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے اور دل میں خواہش یہی تھی کہ مکہ معظمہ قبلہ کر دیا جائے "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا" اس تقدیر پر نیت بمعنی رغبت و خواہش ہے۔ دوسرے معنی دقیق کہ عاشقان روضہ کا سجدہ اگرچہ صورتاً سوئے حرم ہے مگر نیت کا حال خدا جانتا ہے کہ وہ کسی وقت اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ وہ جانتے ہیں کہ ع کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلی کا ایک ظلّ۔ کعبہ بھی انھیں کے نور سے بنا انھیں کے جلوہ نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا۔ تو حقیقت کعبہ وہ جلوۂ محمدیہ ہے جو اس میں تجلی فرما ہے وہی روح قبلہ اور اسی کی طرف حقیقۃً سجدہ ہے۔ اتنا یاد رہے کہ حقیقتِ محمدیہ ہماری شریعت میں مسجود الیہا ہے اور ۔۔۔۔ اگلی شریعتوں میں سجدۂ تعظیمی کی مسجود لہا تھی۔ ملائکہ و یعقوب و ابنائے یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی کو سجدہ کیا۔ آدم و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے۔

۷ یعنی روضہ پر نور تجلی الٰہی کا گھر عطائے الٰہی کا دروازہ ہے کہ اللہ عزوجل کے ظلِ اوّل و اتم و اکمل و خلیفۂ مطلق و قاسم ہر نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس میں تشریف فرما ہیں۔

۸ عتیق بمعنی آزاد و کریم و حسین نام سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۹ مزار پُر انوار پر ستّر ہزار فرشتے ہر وقت حاضر رہ کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ ستّر ہزار صبح آتے ہیں عصر تک رہتے ہیں۔ عصر کے وقت یہ بدل دیئے جاتے ہیں، ستّر ہزار دوسرے آتے ہیں وہ صبح تک رہتے ہیں یوں ہی قیامت تک بدلی ہوگی اور جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئینگے کہ منظور ان سب ملائکہ کو یہاں کی حاضری سے مشرف فرمانا ہے اگر یہ تبدیل نہ ہوتے تو کروڑوں محروم رہ جاتے، بدلی یہاں بمعنی تبدیل ہے اور اس سے بطور ایہام معنی ابر و سحاب کی طرف اشارہ کیا اور اس بدلی میں دُرر یعنی موتیوں کی بارش بتائی جس سے مراد لگاتار دُرود شریف ہے۔

۱۰ سعدین دو سیارہ سعید زہرہ و مشتری اور قِران بکسر قاف، ان کا ایک درجہ دو دقیقۂ فلک میں جمع ہونا یہاں سعدین سے مراد صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور ماہ و قمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تارے وہی ستّر ہزار ملائکہ کہ مزارِ انور پر چھائے ہوئے رہتے ہیں۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

۱۱ جو شام کو حاضر ہونے والے تھے اُن کو دن بھر شام کی اُمید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں۔ جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انھیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں۔ جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انھیں نہ دن کہ ویسی شام کی اُمید ہے نہ شب کو ویسی صبح کی کہ دوبارہ آنا نہ ہوگا۔

۱۲ بسر بمعنی گزر، خوب بسر ہوتی ہے یعنی خوب گزرتی ہے۔ ۱۲

۱۳ جارُوکش مخفف جاروب کش، دونوں سرکاروں میں سلطان روم اعزاللہ نصرہ وغیرہ سلاطینِ اسلام کے چہرے جاروب کشوں میں لکھے ہیں۔ سرکاروں سے اس کی تنخواہ پاتے ہیں ان کا نائب رہتا اور یہ خدمت بجالاتا ہے۔

۱۴ حدیث میں فرمایا: "من استطاع منکم ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها" تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرنا کہ جو اس میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ ۱۲

۱۵ کنور بزبان ہندی بمعنی، امیر، سردار، خوب صورت، حسین۔

۱۶ روضۂ اطہر پر غلاف سبز ہے اور کعبہ معظمہ پر سیاہ۔ ۱۲

۱۷ صحیح حدیث میں فرمایا کہ روزِ قیامت تمام خلائق میری طرف نیاز مند ہوگی۔ یہاں تک کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ ۱۲

۱۸ جنت ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے جس کی چھت عرش معلّٰی ہے۔ بعض گدایانِ بارگاہ اگر تعجب کریں کہ ہم جیسے پست و بے مقدار اور اتنی بلند عطا تو جواب بتایا ہے کہ یہ تمہارے استحقاق و لیاقت کی بناء پر نہیں بلکہ دینے والے کی رحمت و عطا ہے دیکھتے نہیں کہ بھیک کیسے اونچے گھر کی ہے تو اس کی اتنی بلندی کیا عجب ہے۔ ۱۲

۱۹ ابرار کا مرتبہ مقربین سے بہت کم ہے یہاں تک کہ حسنات الابرار سیات المقربین پھر مقربین میں بھی درجات بے شمار ہیں اور انہیں بھی اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجے ملیں گے وہ بھی سب حضور ہی کا تصدق ہے اسی لئے اسے ادنیٰ نچھاور کہا ورنہ جنت میں کچھ ادنیٰ نہیں۔ ۱۲

۲۰ یعنی جس راہ سے حضور گزر فرمائیں وہاں کی زمین عنبر ہو جاتی ہے ہوا عبیر بن جاتی ہے اور غبار مشک تر ہو جاتا ہے۔

۲۱ سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے۔ یہ تو "لا" ہوا یعنی نہیں۔ دوسرے یہ کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے فلاں کام کیا تو دیں گے۔ ان کی سرکار میں یہ دونوں باتیں نہیں، تو ضرور ہمیں اُمید ہے کہ جو ہم مانگیں گے پائیں گے۔

۲۲ اولیاء کرام کی بارگاہیں بھی حضور ہی کی بارگاہ ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ و وسیلہ بنے حتی کہ انبیاء بھی حضور ہی کے طفیلی اور عطائے فیض میں حضور ہی کے نائب ہیں (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔

۲۳ بظاہر ایک مکر انسانی کی صنعت ہے جنت سے گویا بے رغبتی ظاہر کی مگر اس شرط پر کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رویت خیر سے ہو اور یقیناً معلوم ہے کہ جسے حضور کی رویت خیر سے ہوگی جنت اس کے قدموں سے لگی ہوتی ہے پھر محال ہے کہ اسے جنت نہ دیں علاوہ بریں عشاق ہرگز اپنے محبوب کے سوا گل و بلبل شہد و شیر کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ۱۲

۲۴ کسی کے دامن کو خشک کرنے کیلئے ہوا دیتے ہیں۔ اور تر دامنی استعارہ ہے گناہ سے یعنی تیرے دامنِ تر کو ہوا دینے کیلئے وہ دیکھ شفاعت کی نسیم چلی۔ والحمدللہ۔

http://www.rehmani.net

در تہنیت شادی اسرا

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھُر عنا دل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اِک تِل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل تجلّی ذات بحت کے تھے

خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھوما میزابِ زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑکر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

http://www.rehmani.net

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کا پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویلِ مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلّیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رَویہ قُدسی پَرے جماکر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ بھڑکنا
شعاعیں بکے اُڑا رہی تھی تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

http://www.rehmani.net

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھِرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

سِتم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہَرے بھرے لہلہا رہے تھے

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنی اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

نقاب الٹے وہ مہرِ انور جلال رُخسار گرمیوں پر!
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے راہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت کہ ڈُھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلِّ رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سرو چماں خراماں نہ رک سکا سِدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

http://www.rehmani.net

جھلک سے اک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی اُمید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے وَلولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اِک بھبو کا پھُوٹا
خِرد کے جنگل میں پھول چمکا دَہَر دَہَر پیڑ جل رہے تھے

جِلو میں مرغِ عقل اڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیورا آگئے تھے

قوی تھے مرغانِ وہم کے پَر اڑے تو اڑنے کو اور دَم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

سُنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہورہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پَر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منھ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِی کہیں تقاضے وصال کے تھے

http://www.rehmani.net

خِرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سُراغ ایں و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رُکتے
جو قرب انھیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا
تنزّلوں میں ترقی افزا دَنیٰ تدلّیٰ کے سلسلے تھے

ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموجِ بحرِ ھُو میں اُبھرا
دَنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھادیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کے باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

http://www.rehmani.net

زبانیں سوکھی دکھاکے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑگئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام ورحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

زبان کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شُنیدَن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سُننی تھی سن چکے تھے

وہ برج بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سُرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیئے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیئے تھے

نبیِّ رحمت شفیعِ اُمت! رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہَوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

http://www.rehmani.net

سچی بات سکھاتے یہ ہیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

ہلتی نیو جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آس بندھاتے یہ ہیں

جلتی جان بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں

ربّ ہے مُعْطِیْ یہ ہیں قاسِم
رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں

اُس کی بخشش اِن کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ
ساری کثرتے پاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

نَزعِ روح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مَرقَد میں بندوں کو تھپک کے
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

ماں جب اِکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

سَلِم سَلِم کی ڈھارس سے
پُل سے پار چلاتے یہ ہیں

http://www.rehmani.net

اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا
پلّہ بھاری بناتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

رنگے بے رنگوں کا پردہ
دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں

رَافع نافع شافع دافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

فیضِ جلیل خلیل سے پوچھو
آگ میں باغ لگاتے یہ ہیں

اِن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

کہہ دو رضاؔ سے خوش ہو خوش رہ
مُژدہ رِضا کا سناتے یہ ہیں

http://www.rehmani.net

رباعیات

آتے رہے انبیا کَمَا قِیْلَ لَھُمْ
وَالْخاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم

یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

شب لحیہ و شارب ہے رخ رُوشن دن
گیسو و شب قدر و براتِ مومن

مژگان کے صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
وَالْفَجْر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشرٍ

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شانۂ چپ میں اُس کی عنبر فامی

یہ ظرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں
سنگِ اَسود نصیب رکنِ شامی

http://www.rehmani.net

کعبہ سے اگر تربتِ شہ فاضل ہے
کیوں بائیں طرف اُس کے لئے منزل ہے

اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے

تم جو چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے

لِلّٰہ اٹھاؤ رُخِ روشن سے نقاب
مولیٰ مِری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

یاں شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا!
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا

ان کا متعلّق ہے ترقی پہ مُدام
تصویر کا پھر کہیے اترنا کیسا

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں
تصویر کھنچے ان کو گوارا ہی نہیں

معنی ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے
کھنچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

http://www.rehmani.net

حدائق بخشش ۱۳۲۵ھ

(حصّہ دوم)

حسّانُ الہند سیّدنا اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا

قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

http://www.rehmani.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الایاایہاالساقی

اَلَا یَاۤاَیُّهَا السَّاقِیۡ اَدِرۡ کَاسًا وَّنَاوِلۡهَا
کہ بریادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا

بلا بارید حبِّ شیخ نجدی بر وہابیہ
کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

وہابی گرچہ اخفامی کند بغضِ نبی لیکن
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

توہّب گاہ ملکِ ہند اقامت رانمی شاید
جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

صلائے مجلسم دَر گوشِ آمد ہیں بیا بشنو
جرس مستانہ می گوید کہ بر بندید محملہا

مگر داں رُوازیں محفل رہِ اربابِ سنت رَو
کہ سالک بے خبر نبود زَ راہ و رسم منزلہا

درایں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خُدا یابی
مَتٰی مَا تَلۡقَ مَنۡ تَهۡوٰی دَعِ الدُّنۡیَا وَاَمۡهِلۡهَا

دلم قربانت اے دودِ چراغ محفلِ مولد
زتابِ جعدِ مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا

غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحت مولد
کجا دانند حالِ ما سُبکسارانِ ساحلہا

رضاء مست جامِ عشق ساغر بازمی خواہد
اَلَا یَاۤاَیُّهَا السَّاقِیۡ اَدِرۡ کَاسًا وَّنَاوِلۡهَا

http://www.rehmani.net

قصیدہ نور

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ بُرجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سے پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنّت! مہرِ طلعت! لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان! سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھردے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا اَبرو ہے کعبہ نور کا

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

http://www.rehmani.net

بینیٔ پُر نور رخشاں ہے بلکہ نور کا
ہے لِوَاءِ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نور کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو' سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

مَیل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسرا کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اِکّا نور کا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

http://www.rehmani.net

یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنیٰ نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَنْ رَأیٰ کیسا؟ یہ آئینہ دِکھایا نور کا

صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بَھرن اُمڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر! آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دَور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

نسخ اَدیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کرلیا کچا علاقہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو! طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ! ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذرّوں کو مچلکا نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پَروانہ ہے اس بانور کا
نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کی جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

http://www.rehmani.net

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذُوالنّورین جوڑا نور کا

کس کے پَردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا

تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چھٹ کر منھ نکل آیا ذرا سا نور کا

قبرِ انور کہیے یا قصرِ معلّٰی نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

آنکھ مِل سکتی نہیں دَر پر ہے پہرا نور کا
تاب ہے! بے حکم پَر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مَر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹا نور کا

تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضع واضع میں تِری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیاء اجزا ہیں تُو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے اُن پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مَہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

http://www.rehmani.net

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

تاب حسنِ گرم سے کھل جائینگے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

ذرّے مہر قدس تک تیرے توسّط سے گئے
حدّ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پا بوسِ بُراق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تابِ سم سے چوندھیا کر چاند انھیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

دید نقش سم کو نکلی سات پَردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکسِ سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑگیا سیم و زرِ گردوں پہ سکّہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو اَم میں لکھا ہے یہ دو[۲] ورقہ نور کا

ك گیسو ۂ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص
كٓهٰيٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

اے رضاؔ یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

http://www.rehmani.net

امتان و سیاہ کاریہا

امّتان و سیاہ کار یہا
شافعِ حشر و غم گسار یہا

دور از کوئے صاحبِ کوثر
چشم دارد چہ اشکبار یہا

در فراقِ تو یا رسول اللہ!
سینہ دارد چہ بے قرار یہا

ظلمت آبادِ گور روشن شد
داغِ دل راست نور بار یہا

چہ کند نفس پردہ در مولیٰ
چوں توئی گرمِ پردہ دار یہا

سگِ کوئے نبی ویک نگہے
من و تاحشر جاں نثار یہا

سَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ تَرْضٰی
حق نمودت چہ پاسدار یہا

دارم اے گل بیادِ زلف و رخت
سحر و شام آہ و زار یہا

تازہ لطف تو بر رضاؔ ہر دم
مرہمِ کہنہ دل فگار یہا

http://www.rehmani.net

تِرا ذرّہ مہِ کامل ہے یا غوث

تِرا ذرّہ مہِ کامل ہے یا غوث
تِرا قطرہ یم سائل ہے یا غوث

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دل عشق و رُخ حسن آئینہ ہیں
اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث

تِری شمع دل آرا کی تب و تاب
گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد
تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تری چمپئ رنگت حسینی
حسن کے چاند صبحِ دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا ادھار ابرار کا ہو
جسے تیرا اُلش حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مَہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک
وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

ولی کیا مُرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالم اُمّی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اُس کی ثنا میں
وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی
کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث

وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر
جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث

ملائک کے بشر کے جنّ کے حلقے
تیری ضَو ماہ ہر منزل ہے یا غوث

بخارا و عراق و چشت و اجمیر
تری لَو شمع ہر محفل ہے یا غوث

جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے
تصوّر جو کرے شاغل ہے یا غوث

جو سر دے کر ترا سودا خریدے
خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

http://www.rehmat.net

وصل دوم فضائل غُرَر بطرزِ دِگر

جو تیرا طِفل ہے کامل یا غوث

جو تیرا طِفل ہے کامل یا غوث
طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث

تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے
تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث

تری سَیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ
کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث

تو نورِ اوّل و آخر ہے مولیٰ
تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث

ملک کے کچھ بشر کچھ جنّ کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

کتابِ ہر دل آثار تعرّف
ترے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے
فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا
اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث

ترے کامی مشقت سے بَری ہیں
کہ بَرتر نصب سے فاعل ہے یا غوث

اَحَد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

تری عزت، تری رفعت ترا فضل
بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ ہے
مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

سیاہی مائل اس کی چاندنی آگی
قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر
کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگ نونِ منّت
دو جانب متصِل واصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور اُمّت پہ فائِض
ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حدّ اوسط گر کے دے اور
یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث

اَلَا طُوبٰی لَکُمْ ہے وہ کہ جن کا
شبانہ روزِ وردِ دل ہے یا غوث

عجم کیسا عرب حل کیا حَرم میں
جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرحِ اسمِ اَلْقَادِر ترا نام
یہ شرح اس مَتن کی حامل ہے یا غوث

جبینِ جبّہ فرسائی کا صندل
تِری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجا لایا وہ امر سَارِعُوْا کہ
تِری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

تصرّف والے سب مظہر ہیں تیرے
تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضاؔ کے کام اور رُک جائیں حاشا!
ترا سائل ہے تو باذِل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث
ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث
وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

انا السیّاف سے جاہل ہے یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغز معنی
بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسمِ عرفاں ہیں تو تُو آنکھ
اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث

اُلوہیّت نبوّت کے سوا تُو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث

الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیّت ہوئی پھر تابعیّت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہے
وہ طبقہ مجملاً فاضِل ہے یا غوث

رہا میدان و شہر ستان عرفاں
ترا رَمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتیؔ سہروردیؔ نقشبندیؔ
ہر اِک تیری طرف مائل ہے یا غوث

تِری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی
ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث

انھیں تو قادری بیعت ہے تجدید
وہ ہاں خاطِی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض
تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رُتبہ
کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کو تجھ پہ تفضیل
بحکمِ اولیا باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو وہمِ مَساوات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

تِرے خدام کے آگے ہے اِک بات
جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

اُسے اِدبار جو مُدبِر ہے تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

سِتم کوری وہابی رافضی کی
کہ ہندو تک ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

رضاؔ کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزیِ کفر
کہ سر پر تیغ دل پر سِل ہے یا غوث

عَزُوْمًا قَاتِلاً عِنْدَ الْقِتَالِ
مدد کو آدمِ بسمل ہے یا غوث

خدارا نا خدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جِلا دے دیں جَلا دے کفر و الحاد
کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیورا! اپنی غیرت کا تصدّق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدارا مرہم خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکلِ مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتۂ شرک خفی نے
پھنسا زنّار میں یہ دل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

کیے ترسا و گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زورِ دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کردے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث

دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لین لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفّار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے
یہ منھ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

ثنا مقصود ہے عرضِ غرض کیا
غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

http://www.rehmani.net

کعبہ کے بدرُ الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود

کعبہ کے بدرُ الدجیٰ تم پہ کروڑوں دُرود
طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود (الف)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

جان و دلِ اصفیا تم پہ کروڑوں درود
آب و گلِ انبیا تم پہ کروڑوں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوکبِ عرش و دنیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

طور[1] پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر[2] کا
نیّر فاراں ہوا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروڑوں درود (ب)

غایت و علّت سبب بہر جہاں تم ہو سب
تم سے بَنا تم بِنا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود (ت)

---

[1] کوہ کلیم۔ [2] کوہ مسیح۔

http://www.rehmani.net

مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درونِ سرا تم پہ کروڑوں درود

کیا ہیں جو بے حد ہیں لَوث تم تو ہو غیث اور غوث
چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروڑوں درود (ث)

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود (ج)

نُحْتَ فَلَاحَ الْفَلَاحَ رُحْتَ فَرَاحَ الْمَرَاحَ
عُدْ لِیَعُوْدَ الْهَنَا تم پہ کروڑوں درود (ح)

جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دَم چلا تم پہ کروڑوں درود

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مشکِل کُشا تم پہ کروڑوں درود (خ)

تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود (ذ)

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہو اور تم ملاذ
آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروڑوں درود (ز)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور!
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود (ژ)

مہرِ خُدا! نور نور دل ہے سیہ دن ہے دُور
شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درود

http://www.rehmani.net

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
لِمَ ہے یہ وہ اِنَّ ہوا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود (ز)

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود (س)

طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود (ش)

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص
بند سے کردو رہا تم پہ کروڑوں درود (ص)

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود (ض)

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود (ط)

بے ادب و بے لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں درود (ظ)

لو تہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
آندھیوں سے حشر اُٹھا تم پہ کروڑوں درود (ع)

http://www.rehmat.net

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود (غ)

گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف
لا کے تہِ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود (ف)

تم نے برنگ، فلق جیب جہاں کرکے شق
نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں درود (ق)

نوبتِ در ہیں فلک خادمِ دَر ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروڑوں درود (ک)

خلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود (ل)

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام
نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درود (م)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود

http://www.rehmani.net

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود

مظہرِ حق ہو تمہیں مظہرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود (ن)

زور دہِ نار ساں تکیہ گہِ بے کساں
بادشہِ ماورا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلادو ہوا تم پہ کروڑوں درود

اِک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں کیوں کہوں بے بس ہوں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود

باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروڑوں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروڑوں درود (و)

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

http://www.rehmani.net

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود (۶)

کردو عَدُو کو تباہ حاسدوں کو رُو براہ
اہلِ وِلا کا بھلا تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروڑوں درود (۷)

کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے
بندوں کو چشمِ رضا تم پہ کروڑوں درود (۸)

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیاء دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

http://www.rehmani.net

زعکسَت ماہِ تاباں آفریدند

زعکسَت ماہِ تاباں آفریدند
زبوئے تو گلستاں آفریدند

نہ از بہر تو صرف ایمانیانند
کہ خود بہرِ تو ایماں آفریدند

صبا را مست از بویت بہر سو
چناں افتاں و خیزاں آفریدند

برائے جلوۂ یک گلبنِ ناز
ہزاراں باغ و بُستاں آفریدند

زمہر تو مثالے بَر گرفتند
وزاں مہر سُلیماں آفریدند

چو انگشتِ تو شد جولاں دہِ بَرق
قمر را بہر قرباں آفریدند

ز لعلِ نوش خندِ جانفزایت
زُلالِ آبِ حیواں آفریدند

نہ غیر کبریا جاں آفرینے
نہ خود مثلِ تو جاناں آفریدند

پئے نظارۂ محبوبِ لاہوت
جبینت آئنہ ساں آفریدند

بنا کر دند تا قصرِ رسالت
ترا شمعِ شبستاں آفریدند

زمہر و چرخ بہر خوانِ جودت
عجب قرص و نمکداں آفریدند

زحسنت تا بہارِ تازہ گل کرد
رضاؔیت را غزل خواں آفریدند

http://www.rehmani.net

وظیفۂ قادریہ

۱۳۲۱ھ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوَصَالِ
فَقُلْتُ لِخُمْرَتِیْ نَحْوِی تَعَالِ

داد عشقم جام وصلِ کبریا
پس بگفتم بادہ ام را سویم آ

الصلا اے فضلہ خوارانِ حضور
شاہِ بر جو دست و صہبا در وفور

بخش کردن گرنہ عزمِ خسروی ست
آخر ایں نوشیدہ خواندن بہر چیست

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهَمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِ

شُد دواں در جا مہا سویم رواں
والہ سکرم شدم در سروراں

شکرِ تو از ذکر و فکر اکبر بود
سکر کوچوں حکم خود برمی رود

سوئے مے بر بوئے مے مرداں رواں
بادہ خود سویت بپائے سر دواں

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

گفتم اے قطباں بعونِ شانِ من
جملہ در آئید تاں مردانِ من

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند
ہم زعونِ حالِ خود دادی کمند

ورنہ تا بامِ حضور تو صعود!
حاش للہ تاب و یارائے کہ بود

http://www.rehmani.net

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقومِ بِالْوَافِیْ مَلَالِ

ہمّت آرید و خورید اے لشکرم
ساقیم دادہ لبالب از کرم
شکرِ حق جامِ تو لبریز مے ست
ہر لبالب را چکیدن درپے ست
تابما ہم آید انشاء العظیم
آں نَصِیْبُ الاَرْضِ مِنْ کَاسِ الکَرِیم

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِ

من شدم سرشار و سورم می چشید
رخت تا قرب و علوم کے کشید
فضلہ خورانش شہان و من گدائے
روئے آنم کُو کہ خواہم قطرہ لائے
یللّٰے جودِ شہم گفتہ ملائے
مے طلب لانشنوی ایں جا نہ لائے

مَقَامُکُمْ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَال عَالِیْ

جائے تاں بالا ولے جایم بود
فوق تاں از روزِ اوّل تا ابد
جات بالاتر ز وہم جائہا
جائہا خود ہست بہر پائہا
پائہا چہ بود کہ سرہا زیر پات
پات ہم کے چوں فردد آئی زجات

http://www.rehmani.net

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

یکہ در قربم خُدا گر داندم
حال و کانی آں جلیل واحدم
ایکہ می گرداندت آں یک نہ غیر
حال ما گرداں ز شرہا سوئے خیر
تاج قربش شادماں برسربنہ
شیئ لِلّٰہ قربِ خود مارا بدہ

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلُّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِی مِثَالِ

باز اشہب ما وشیخاں چوں حمام
کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
حبّذا شہباز طیرستانِ قدس
اے شکارِ پنجہ ات مرغانِ قدس
شادماں بر قمری کوتر بزن
گہِ نگہ برخستہ چغدے ہم فگن

کَسَانِیْ خَلْعَةٍ بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

خلعتم با خوش نگارِ عزم داد
برسرم صد تاج دارائی نہاد
یا رب ایں خلعت ہمایوں تانشور
حلہ پوشا یک نظر بر مشت عور
تاج را از فرقِ خود معراج دہ
بر سرم از خاک راہت تاج نہ

http://www.rehmani.net

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

آگہم فرمود بر رازِ قدیم
عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم

عہدہ از تو عہد از تو ماز تو
ما بظلِ نعمت و ہم ناز تو

یللّٰلے وخ وخ زمانِ خرمی ست
سوئے ما شد شحنہ حالا ترس کیست

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

والیم کردہ بر اقطابِ جہاں
پس بہر حال ست حکمِ من رواں

اے ثریا تاثرے امرت امیر
کج روے بے حکم را در حکم گیر

پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز
نرم نرم از دست لطفت راست ساز

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

رازِ خود گرا گلنم اندر بحار
جملہ گم گردد فرو رفتہ بغار

نفس و شیطاں نزعِ جاں گور و نشور
نامہ خواندن برسر خنجر عبور

نا خدایا ہفت دریا دو ہم
دست گیر اے یم زرازت کم زنم

http://www.rehmani.net

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

رازم ار جلوہ دہم گردو جبال
پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
اے زرازت کوہ کاہ و کاہ کوہ
کاہِ بے جاں راست سدِّ راہ کوہ
طاعتم کہ است جُرمم کوہ وار
کوہ را کاہ و بپرور کاہ زار

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

پرتوِ راز افگنم گر بر اثیر
سرد و خامش گردد از رازم سعیر
نیّر امن نار جرم افروختم
ہم دلِ زارم درونش سوختم
زارِ من از زور با خود نوش کن
نارِ من از نور خود خاموش کن

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

رازِ خود بر مردۂ گر افگنم
زندہ بر خیزد بِاِذْنِ ذوالکرم
اے نگاہت زندہ سازِ مردہا
چیست پیشت در دلِ افسردہا
ایں لبانت شہد بار جلوہ کن
قم بفرما مردہ ام را زندہ کن

http://www.rehmani.net

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

نیست شہرے نیست دہرے را مرور
تانیا ید بر درم پیش از ظہور
اے درِ تو مرجع ہر دہر و شہر
بندگانت راچہ ترس از دست دہر
ہر مہ عمرم کن از مہرت بخیر
خیر محضا من نہ بینم ہیچ ضیر

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاتِیْ وَتَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جَدَالِیْ

جملہ گوید بامن از حال وصفت
از جد الم دست کو تہ بایدت
اوحش اللہ زیبد ایں شہ را جلال
عرض بیگیٔ درِ او ماہ و سال
در جدالش کے کجا یابی اماں
خود کنیز اُو زمیں بندہ زماں

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءَ فَالْاِسْم عَالِ

بندہ ام خوش می سرا بیباک و مست
ہر چہ خواہی کن کہ نسبت برتر است
ایں سخن رابندہ باید بندہ کو
بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو
شاد و پا کوباں رود جانم زتن
بر مُرِیْدِی هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ

http://www.rehmani.net

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

رب من حق بندہ اس تر سے مَنال
رفعتم آمد رسیدم تا منال
اے ترا اللہ رب محبوب اب
طرفہ مربوبی و محبوبی عجب
رب و اب پاکت نمود از ریب و عیب
از دلم برکش شہا ہر عیب و ریب

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

بندہ ام تر سے مدار از بدسگال
سخت عزم و قاتلم وقتِ قتال
شکر حق بابندگاں شہ راسرست
خانہ زادیم زابّ و مادر ست
بندہ ات را دشمناں دانند خس
یَا عَزُوْمًا قَاتِلًا فریاد رس

طَبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دَقَّتْ
وَشَاؤُس السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

نوبتم در خضری و غبرا زدند!
شد نقیب موکبم بختِ بلند
یا رب ایں شہ را مبارک دیر باز
تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز
بادشاہا شکر سلطانی خویش
یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

http://www.rehmani.net

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ملکِ حق ملکم تہ فرمانِ من
وقت من شد صاف پیش از جانِ من

بارک اللہ وسعتِ سلطانِ تو
شرق تا غرب آنِ تو قربانِ تو

تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش
بَردَر آمد دِہ زکوٰۃِ وقتِ خویش

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

در نگاہم جُملہ مُلکِ ذوالجلال
دانہ خردل ساں بحکم اتصال

دہ کہ تومی بینی و مادر گناہ
آہ آہ از کوریٔ ما آہ آہ!

چشم دہ تازیں بلاہا وارہیم
روئے تو بینیم و بر پا جاں دہیم

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی را یک قدم دادند و ما
بر قدمہائے نبی بدرُ العلےٰ

کام جانہا تو بگام مصطفےٰ
حیف بر خطوات دیو آئیم ما

گام بر گامِ سگے مارا مبیں
دست دِہ برکش سوئے راہِ مبیں

http://www.rehmani.net

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

درس کردم علم تا قطبے شدم
کرد مولائے مَوالی اسعدم

اے سعیدِ بو سعید سعدِ دیں
سعد چرخت بندہ اے سعد زمیں
نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن
سعد کن ناسعد مارا سعد کن

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَالْلَآلِ

در تموزِ روز جیشم روزہ دار
در شبِ تیرہ چو گوہر نور بار
کار مردانت صیام ست و قیام
کام مادر خورد بام و خواب شام
مرد کن یا خاک راہت کن شتاب
ایں بہائم را چناں گو کن تراب

اَنَا الْحَسَنِیْ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

از حسن نسلِ من و مخدع مقام
پائے من بر گردنِ جملہ کرام
سرورا ماہم براہ افتادہ ایم
پائمالت را سرے بنہادہ ایم
گل براہا یک قدم گُل کم بداں
حسبۃً لِلّٰہ مرو دامن کشاں

http://www.rehmani.net

اَنَا الْجِیْلِیْ مُحِیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ
وَاعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الجِبَالِ

مولدم جیلاں و نامم مُحی دیں
رایتم بر قلّہائے کوہ بیں
اے ز آیاتِ خدا رایاتِ تو
معجزاتِ مصطفٰے آیاتِ تو
جلوہ دہ از رایتت ایں آیتت
چوں منی محشور زیر رایتت

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ العَیْنِ الکمالِ

نام مشہور است عبدالقادرم
عین ہر فضل آنکہ جدِّ اکبرم
آنِ جدّت چوں نباشد آنِ تو
وارثی اے جانِ من قربانِ تو
بر رضائے ناقصت افشاں نواں
یک چشیدن آبے از بحر الکمال
خفتہ دِل تا چند ننگِ زیستن
بررخش از بحر فضل آبے بزن
تشنہ کامے پا بدامے کردہ غش
بحر سائل رابگو خود رو برش
رو برش اُورا برش بیدار ساز
ہوش بخش و نوش بخش و جاں نواز
جاں نوازا جاں فدائے نامِ تو
کامِ جاں دہ اے جہاں در کامِ تو

ایں دُعا از بندہ آمیں از ملک
پوزش از بغداد اجابت از فلک

http://www.rehmani.net

ترنم عندلیب قلم بر شاخسار مدحِ اکرم

حضور پیر مرشدِ برحق علیہ رضوان الحق

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول

گناہِ بندہ بخش اے خدائے آلِ رسول
بر آئے آلِ رسول از برائے آلِ رسول

ہزار درجِ سعادت بَر آرد از صدفے
بہائے ہر گہر بے بہائے آلِ رسول

سیہ سپید نہ شک گر رشید مصرش داد
سیہ سپید کہ ساز و عطائے آلِ رسول

اِذَا رؤُا ذُکِرَ اللہ معائنہ بنی!
من و خدائے من آنست ادائے آلِ رسول

خبر دہد ز تگِ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
فنائے آلِ رسول و بقائے آلِ رسول

ہزار مہر پرد در ہوائے او چوہبا
بروزنے کہ درخشد ضیائے آلِ رسول

نصیب پست نشیناں بلندیست ایں جا
تواضع ست درِ مُرتقائے آلِ رسول

بر آبہ چرخ برین و ببیں ستانۂ او
گرابہ خاک و بیا بر سمائے آلِ رسول

قبائے شہ بگلیم سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم بناشد گدائے آلِ رسول

http://www.rehmani.net

دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آلِ رسول

ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہمائے آلِ رسول

بسخرو طعنۂ سختی زنَد بعارضِ گل
بسنگ صخرہ و زد گر صَبائے آلِ رسول

دہد ز باغ منےٰ غنچہ ہائے زر بہ گرہ
دمِ سوال حیا و غنائے آلِ رسول

ز چرخ کانِ زرِ شرقی، مغربی آرند
بدرد مس بمس کیمیائے آلِ رسول

جَرس بصلصلہ اش آنچہ گفت راہی را
ہماں ببِلسلہ آرد ورائے آلِ رسول

رسول داں شوی از نامِ او نمی بینی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول

بخدمتش نخرد باج و تاج رنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سرائے آلِ رسول

اگر شب است و خطر سخت دَرہ نمی دانی
ببند چشم و بیا بر قفائے آلِ رسول

زسر نہند کلاہِ غرور مدعیاں
بجلوۂ مدد اے کفش پائے آلِ رسول

ہزار جامۂ سالوس را کتانی دہ
بتاب اے مہِ حبیب قبائے آلِ رسول

http://www.rehmani.net

مرو بمیکدہ کانجا سیاہ کار انند
بیا بخانقہٴ نور زائے آلِ رسول

مرو بمجلسِ فسق و فجور شیدا داں
بیا بانجمنِ اتقائے آلِ رسول

مرو بدا مگہِ ایں دروغ باقاں ہیچ
بیا بجلوہ گہِ دلکشائے آلِ رسول

ازاں بانجمنِ پاک سبز پوشاں رفت
کہ سبز بود دراں بزم جائے آلِ رسول

شکست شیشہ بہجر و پری بشیشہ ہنوز
ز دِل نمی رود آں جلوہ ہائے آلِ رسول

شہیدِ عشق نمیرد کہ جاں بجاناں داد!
تو مُردی ایکہ جدائی ز پائے آلِ رسول

بگو کہ وائے من و وائے مردہ ماندن من
منال ہر زہ کہ ہیہات وائے آلِ رسول

کہ می بُرد زمریضانِ تلخ کام نیاز
بعہد شہد فروشِ بقائے آلِ رسول

صَبا سلام اسیرانِ بستہ بال رساں
بطائرانِ ہوا و فضائے آلِ رسول

خطا مکن دِلکا؟ پردہ ایست دوری نیست
بگوش می خورد اکنوں صدائے آلِ رسول

مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخند
بکار تست کنوں توتیائے آلِ رسول

http://www.rehmani.net

مپیچ در غمِ عیّارگانِ ذنب شعار
اگر ادب نکنند از برائے آلِ رسول

ہر آنکہ نکث کند نکث بہر نفس ویست
غنی ست حضرتِ چرخ اعتلائے آلِ رسول

سپاس کن کہ بپاس و سپاسِ بد منشاں
نیاز و ناز ندارد ثنائے آلِ رسول

نہ سگ بشور و نہ شپّر بخامشی کاہد
زِقدرِ بدر و ضیائے ذکائے آلِ رسول

تواضعِ شہِ مسکیں نواز را نازم
کہ ہمچو بندہ کند بوس پائے آلِ رسول

منم امیر جہانگیر کج کلہ یعنی
کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آلِ رسول

اگر مثالِ خلافت دہد فقیرے را
عجب مدار ز فیض و سخائے آلِ رسول

مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہلِ ایں کار است
کہ داند اہل نمودن عطائے آلِ رسول

"ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا"
تبارکَ اللہ ما و ثنائے آلِ رسول

مرازِ نسبتِ ملک است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آلِ رسول

http://www.rehmani.net

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نور عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حِکَم
یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکز دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحب رجعتِ شمس و شقّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

اصل ہر بُود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عَدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحَد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اَسعد درود
مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رَس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دَنیٰ ھُوَ میں گُم کُنْ اَنَا
شرحِ متنِ ہُویت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزّت بعد ذِلت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علّتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرّ و قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لختِ دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریِ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قَدْ رَأیٰ مقصدِ مَا طَغٰی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

جس کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خَد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قَد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منھ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عَرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن و دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش مُعتدِل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رَواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود و کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیٔ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

زرعِ شادات و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا قسمت پہ صَدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن!
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کے نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اِعتلائے جِبلّت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نَفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرش کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّان سطوت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خَصلَت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پار ہائے صحف غنچہائے قدس
اہلِ بیتِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پُودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طِینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مَہ و مِہر نے
اس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حَسَن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکبِ دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اَوجِ مہرِ ہدیٰ مَوجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عِصمَت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

اس شہیدِ بلا شاہ گلگلوں قبا
بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

درّ درجِ نجف مہر برجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جلو گیانِ بیت الشّرف پر درود
پردگیان عفت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ منْ قَصَبْ لَا نَصَبْ لَا صَخَبْ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرام جانِ نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمع تابان کاشانۂ اجتہاد
مفتیٔ چار ملّت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

وہ دَسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مُبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیر قربِ خدا
اوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفےٰ
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقیں سیّد المتقیں
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
تیغ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیش عُسرت پہ لاکھوں سلام

درّ منثور قرآں کی سِلک بہی
زَوجِ دو نور عِفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعیں
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چارمی رکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنیں پیش فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اِک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زین اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

غوثِ اعظم امام التقیٰ و النقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رُشد الرّشاد
محیٔ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مرد خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فرد اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکات پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّد آلِ محمد امامُ الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ حمزہ شیر خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نور جاں عطرِ مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجّاد نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

http://www.rehmani.net

اے شافع تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں

اے شافع تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں
جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں

اے مسندت عرشِ بریں وے خادمت روحِ امیں
مہر فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اے مرہمِ زخمِ جگر یاقوت لب والا گہر
غیرت دہِ شمس و قمر رشکِ گل وجانِ جہاں

اے جانِ من جانانِ من ہم درود ہم درمانِ من
دینِ من و ایمانِ من امن و امانِ امّتاں

اے مقتدا شمعِ ہدیٰ نورِ خدا ظلمت زدا
مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا از این و آں

عینِ کرم زینِ حرم ماہِ قدم انجم خدم
والا حشم عالی ہمم زیرِ قدم صد لا مکاں

آئینہ ہا حیرانِ تو شمس و قمر جویانِ تو
سیارہا قربانِ تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو
سنبل نثارِ موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

باد صبا جویان تو باغ خدا از آن تو
بالا بلا گردانِ تو شاخ چمن سروِ چماں

یعقوب گریانت شدہ ایّوب حیرانت شدہ
صالح حدی خوانت شدہ اے یکّہ تازِ لامکاں

http://www.rehmani.net

خضر ست گویاں العطش موسیٰ بایمن گشتہ غش
یعقوب شد بینائیش دَریا دت اے جانِ جہاں

در ہجرِ تو سوزاں دِلم پارہ جگر از رنج و غم
صَد داغ سینہ از الم دَر چشمِ دل دریا رواں

بہر خدا مرہم بنہ از کارِ من بکشا گِرہ
فریاد رسِ دادے بدہ دستے بما افتا دگاں

مولا ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم
مہر عرب ماہِ عجم رحمے بحال بندگاں

شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جانِ من
بارِ نقاب از رُخ فگن بہر رضآئے خستہ جاں

http://www.rehmani.net

شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

نالۂ دِل زار بسر کارِ ابد قرار صلوٰت اللہ و سلامہ علیہ و علیٰ آلہ الاطہار

یا خدا بہرِ جناب مصطفےٰ امداد کُن

یا خدا بہر جناب مصطفےٰ امداد کُن
یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کُن

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ لِلعالمین
یا امانَ الخائفیں یا ملتجیٰ امداد کن

حرزِ من لَا حرزَ لہٗ یا کُنز من لا کنز لہٗ
عزّ من لا عزّلہٗ یا مرتجیٰ امداد کن

ثروتِ بے ثروتاں اے قوتِ بے قوتاں
اے پناہِ بیکساں اے غمزُدا امداد کن

یا مفیضَ الجود یا سر الوجود اے تخم بود
اے بہارِ ابتدا و انتہا امداد کن

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث نشاتین
اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمتِ بے محنتا اے منّتِ بے منتہیٰ
رحمتا بے زحمتا عینِ عطا امداد کن

نیّر انور الہدیٰ بدرُ الدجیٰ شمسُ الضحیٰ
اے رُخت آئینۂ ذاتِ خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک
وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی ابطحی
عز بیت اللہ و عذرا و قبا امداد کن

http://www.rehmapi.net

یا طبیبَ الروح یا طِیبَ الفتوح اے بے قبوح
مظہر سبّوح پاک از عیبہا امداد کن

اے عطا پاس اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم
اے سراپا رافتِ ربّ العلیٰ امداد کن

اے سرورِ جانِ غمگیں اے پئے اُمت حزیں
اے غمِ تو ضامنِ شادیٔ ما امداد کن

اے بہیں عطرے زِ اعلیٰ جونۂ عطار قُدس
اے مہیں دُرے زِ دُرجِ اِصطفا امداد کن

اے کہ عالم جملہ داد ندت مگر عیب و قصور
سرورِ بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

بندۂ مولیٰ و مولائے تمامی بندگان
اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیم اے عالِم اے علّام اعلم اے علَم
علمِ تو مغنی ز عرضِ مدعا امداد کن

اے بدستِ تو عنانِ کُن مکن کُن لا تکن
وے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ امداد کن

سیّدا قلبُ الہدیٰ جلبُ الندیٰ سلبُ الرؤی
غمزدا غمرالردا لحد ـــــ امداد کن

سَرورا کہفُ الوریٰ تن را دَوا جاں را شفا
اے نسیم دامنت عیسیٰ لقا امداد کن

اے برائے ہر دلِ مغشوش و چشمِ پُر غبار
خاکِ کُویت کیمیا و توتیا امداد کن

http://www.rehmani.net

جانِ جاں جانِ جہاں جانِ جہاں را جانِ جاں
بلکہ جانہا خاکِ نعلینت شہا امداد کن

مَنْ عَلَیْهَا فَانْ آقا آنچہ بَر روئے زمیں است
دَر تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن

کُلُّ شَیْءٍ هَالِك اِلَّا وِجْهَه' اے آں کہ خلق
دَر تو مستہلک تو در ذاتِ خدا امداد کن

سہل کارے با شدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ
ہر چہ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن

دار ہاں از من مرا بے من سوئے خود خواں مرا
مدعا بخشا دلے بے مدعا امداد کن

http://www.rehmani.net

مرتضیٰ شیر خُدا مَرحب کشا خیبر کشا

مرتضیٰ شیر خُدا مَرحب کشا خیبر کشا
سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کُن

حیدرا اژدردرا ضرغام ہائل منظرا
شہر عرفاں را درا روشن دُرا امداد کن

ضیغما غیظ و غما زیغ و فِتن را راغما
پہلوانِ حق امیر لافتیٰ امداد کن

اے خدا را تیغ و اے اندام احمد را سپر
یا علی یا بوالحسن یا بوالعلیٰ امداد کن

یا یدُ اللہ یا قوی یا زورِ بازوئے نبی
من ز پا افتادم اے دستِ خدا امداد کن

اے نگارِ رازدار قصرِ اللہ انتجیٰ
اے بہارِ لالہ زارِ انّما امداد کن

اے تنت را جامہ پر زر جلوہ باری عبا
اے سَرت را تاجِ گوہر ہَلْ اَتیٰ امداد کن

اے رُخت را غازۂ تطہیر و اذہابِ نجس
اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کن

اے بجبّات و حریر ایمن زِ شمس و ز مہیر
اے ترا فردوس مشتاقِ لِقا امداد کن

اے بحضرت روزِ حسرت رو بنُصرت جاں بسوز
شکرِ ایں نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

http://www.ahnaf.net

یا طلیقِ الوجہ فی یومِ عبوسٍ تمطریر
یا بہیجُ القلب فی یَومِ الاسیٰ امداد کن

اے وَقاہُم رَبّہُم امنت زِ شرّ مستطیر
مجرمم می جویم از کیفر وقا امداد کن

اے تنت دَر راہِ مولیٰ خاک و جانت عرش پاک
بُو تراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

اے شبِ ہجرت بجائے مصطفیٰ بر رختِ خواب
اے دمِ شدّت فدائے مصطفیٰ امداد کن

اے عدوئے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج
اے علوّے سنّت و دینِ ہُدیٰ امداد کن

شمعِ بزم و تیغِ رزم و کوہِ عزم و کانِ حزم
اے کذا واے فزوں تر از کذا امداد کن

http://www.rehmani.net

نفیر دل تفتگانِ کرب و بلا بَر درِ حسین

سیّد الشہداء علیٰ جدّہ وعلیہ الصلوٰۃ والثناء

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کرب و بلا

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کرب و بلا
گلُ رُخا شہزادۂ گلگوں قبا امداد کُن

اے حُسین اے مصطفٰے را راحتِ جاں نورِ عین
راحتِ جاں نورِ عینم دہ بیا امداد کن

اے ز حسنِ خلق و حسن خلق احمد نسخۂ
سینہ تا پا شکلِ محبوبِ خدا امداد کن

جانِ حُسن ایمانِ حُسن اے کانِ حُسن اے شانِ حُسن
اے جمالت لمع شمعِ مَنْ رآیٰ امداد کن

جانِ زہرا و شہیدِ زہر را زور و ظہیر
زہرتِ از ہارِ تسلیم و رضا امداد کن

اے بواقع بیکسانِ دہر را زیبا کسے
وے بظاہر بیکسِ دشتِ جفا امداد کن

اے گلویت گہ لبانِ مصطفٰے را بوسہ گاہ
گہ لبِ تیغِ لعیں را حسرتا امداد کن

اے تن تو گہ سوارِ شہسوارِ عرش تاز
گہ چناں پامال خیلِ اشقیا امداد کن

اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو
اے لبت شرحِ رضینا بالقضا امداد کن

اے کہ سوزت خان مانِ آب را آتش زدے
گر نہ بودے گریۂ ارض و سما امداد کن

اَے چہ بحر و تفتگی کوثر لب وایں تشنگی
خاک بر فرقِ فرات از لب مرا امداد کن

ابرِ گوہر گر مبارو نہر گوہر گز مریز
خود لبت تسلیم و فیضت حبّذا امداد کن

http://www.rehmani.net

ترزبانی مدح نگار بذکر بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار

تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقیِ اسیاد یا سجّاد یا شاہِ جواد

باقیِ اسیاد یا سجّاد یا شاہِ جواد
خضر ارشاد آدم آلِ عبا امداد کُن

اے بقید ظلم و صد قیدی ز بندِ غم کشا
اے تہِ بے داد و کانِ دادہا امداد کن

باقرا یا عالمِ سادات یا بحرَ العلوم
از عُلومِ خود بدفعِ جہلِ ما امداد کن

جعفر صادق بحق ناطِق بحق واثِق توئی
بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن

شانِ حلماً کانِ علماً جانِ سلماً السّلام
موسیِ کاظمِ جہاں ناظمِ مرا امداد کن

اے ترازین از عبادت و ز توزین عابداں
بہر ایں بے زینت از زین و صفا امداد کن

ضامن ثامن رِضا بر من نگاہے از رضا
خشم راشا یا نم و گویم رِضا امداد کن

یا شہ معروف مارارہ سوئے معروف دہ
یا سری امن از سقط در دوسرا امداد کن

http://www.rahmani.net

یا جنید اے بادشاہِ جندِ عرفاں المدد
شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن

شیخ عبدالواحد را ہم سوئے وحدت نما
بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کن

بوالحسنؔ ہکار یا حالم حسن کن بے ریا
اے علی اے شاہِ عالی مرتضےٰ امداد کن

سرورِ مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب
بوسعیدا اسعدا سعدالوریٰ امداد کن

اے ترا ببرے چو عبدالقادر جیلی مزید
برسگانِ دَر گہش لطفے نما امداد کن

وَہ چہ شیر شرزہ رات تست از بختِ سعید
دشتِ ضیغم لیث شیر و شیرزا امداد کن

http://www.rehmani.net

بامیدِ اجابت برخود بالیدن وزمان ضراعت برخاک مالیدن وبدرگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

یللّٰے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم

یللّٰے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم
رقصم و جوشد ز ہر مویم ندا امداد کن

طرفہ تر سازے زنم بر لب زدہ مہر ادب
خیزد از ہر تار جیب من صدا امداد کن

بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش
ورنہ بخشد پیشِ شہ گریم شہا امداد کن

http://www.rehmani.net

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کُن
یا حیاۃَ الجود یا رُوحَ المنا امداد کن

یا ولیَ الاَولیا ابن نبی الاَنبیا
اے کہ پایت بر رقابِ اولیا امداد کن

دست بخشِ حضرتِ حماد زیبِ دستِ خود
از تو دستے خواہد ایں بے دست و پا امداد کن

مجمعِ ہر دو طریق و مرجعِ ہر دو فریق
فاصِلان و واصِلاں را مقتدا امداد کن

واشیاں بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند
یا عَزوماً قاتلاً عندالوغا امداد کن

بھرِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافْ
بھرِ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْں غَمَّھَا زدَا امداد کُن

اے بامْصَارِ کرم دو قرن پیشیں دو حرم
تو بَملک اولیا چوں ایلیا امداد کن

عِزُّنَا یا حِرْزَنَا یا کَنْزَنَا یا فَوْزَنَا
لَیْثُنَا یا غَیْثَنَا یا غَوْثَنَا امداد کُن

شاہِ دیں عمرِ سنن ماہِ زمیں مہرِ زمن
گاہ کیں بہر فتن برقِ فنا امداد کن

طیب الاخلاق و حق مشتاق و اصلِ یفراق
نیر الاشراق ولماع السنا امداد کن

مہرباں تر بر مَن از مَن از مَن آ گہ تر زِ مَن
چند گویم سیّدا جود الندیٰ امداد کن

http://www.rehmani.net

تسلیہ خاطِر بذکرِ عاطِر بقیہ اکابرِ تا جناب

سحاب برکات ماطِر قدس القادر اسرارہم الأطاہر

یا ابن ہذا المُرتجیٰ یا عَبد رزاق الوریٰ

یا ابن ہذا المُرتجیٰ یا عَبد رزاق الوریٰ
تاکہ باشد رزقِ ما عِشق شما امداد کُن

یا ابا صالح صلاحِ دین و اصلاحِ قلوب
فاسِدم گلزار و در جوشِ ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدّین فَانصُر وَانتَصِر
اے علی اے شہر یارِ مرتضیٰ امداد کن

سیّدِ موسیٰ کلیمِ طورِ عرفاں المدد!
اے حسن اے تاجدارِ مجتبیٰ امداد کن

منتقی جوہر ز جیلاں سیّد احمد الأماں
بے بہا گوہر بہاؤ الدین بَہا امداد کن

بندہ را نمرود نفس انداخت دَرنارِ ہوا
یا براہیم ابر آتِش گل کنا امداد کن

اے محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفےٰ
ماگدایانِ دَرت اے با سخا امداد کن

التجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا
اے جمالِ اولیا یُوسف لقا امداد کن

یا محمد یا علم و آخرزِ دستِ غفلتم
اے کہ ہر موئے تو در ذکرِ خدا امداد کن

اے بنائت شیرۂ جاں شد نباتِ کالپی
احمدا نوشیں لباشیریں ادا امداد کن

شاہ فضلُ اللہ یا ذوالفضل یا فضلِ الٰہ
چشم در فضل تو بَست ایں بینوا امداد کن

http://www.rehmani.net

سلسلۂ سخن تا شاخ مُعلائی برکاتی رسیدن و برَدر آفتایانِ خُود برسم گدائی علی اللہی کشیدن

شاہِ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود

شاہِ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود
بارک اللہ اے مُبارک بادشا امداد کُن

عِشقی اے مقتول عشق اے خوں بہایت عینِ ذات
اے زجاں بگزشتہ جاناں واصلا امداد کن

"بے خودا" و "باخدا" آلِ محمد مصطفٰے
سیّدا حق و اجدا یا مقتدا امداد کن

اے حَریمِ طیبہ تو حیدرا کوہِ اُحد
یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

اے سَراپا چشم گشتہ دَر شہودِ عینِ ہو
زاں سبب کردند نا مت عینیا امداد کن

یا اُبو الفضل آلِ احمد حضرت اچھے میاں
شاہ شمسُ الدیں ضیاء الاصفیا امداد کن

وحی برجدِّ تو لَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْل آمدہ است
بندۂ بے برگ را بافضل و غنا امداد کن

گونہ ہجرت کردم از اثم و غیٰ ارزم بقرب
آخر ایں در را نیم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی و کرامتہائے تو مثلِ نجوم
اے عجب ہم مہرو ہم انجم نما امداد کن

http://www.rehmani.net

من سرت کردم دمے دیگر ز شرق خرق تاب
آفتابا در شبِ داجم بیا امداد کن

تاجدارِ حضرتِ مارہرہ یا آلِ رسول
اے خدا خواہ وجدا از ما عدا امداد کن

اے شہِ والا عمیم آلا عظیم المرتبہ
اے پئے اِلّا ذبیحِ تیغِ لا امداد کن

نائلِ جود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز
نوگل جود از شمے جانم فزا امداد کن

اے عجب غیبے ترا مشہود از غیبِ شہود
دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

http://www.rehmani.net

خلاصۂ فکر و عرض خاص

بندہ ام والأمرا مرک آنچہ دانی کن بمن

بندہ ام والأمرا مرک آنچہ دانی کن بمن
من نمیگویم مرا بگزار یا امداد کُن

خانہ زادانِ کریماں گر بشدت می زیند
ایں من واینک سرم ورئے مرا امداد کن

دستِ من بگرفتی و برتست پاسش بعد ازیں
یا تو دانی یا ہماں دستِ تو یا امداد کن

گر بدوزخ می رَوم آخر ہمی گویند خلق
کاں رسولی می رود غیرت برا امداد کن

عار باشد برشبانِ دہ اگر ضائع شود
یک رسن در دشت یا حامی الحمیٰ امداد کن

http://www.rehmani.net

مسک الختام وفذلکۃ المرام ورجوع الکلام

الیٰ الملک المنعام جلّ وعلا

یاالٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را

یا الٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را
از سگانِ شاں شمارد دائما امداد کن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظورِ تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن

مظہر عون اند و اینجا مغز حرفے بیش نیست
یعنی اے ربّ نبی و اولیا امداد کن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یَآ اِلٰہَ الْحَق الیك المنتھٰی امداد کن

http://www.rehmani.net

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو
سَرورِ ہر دوسرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدّق
ہم بدوں کو بھی نبا ہو

کس کے پھر ہوکر رہیں ہم
گر تمہیں ہم کو نہ چاہو

بد ہنسیں تم ان کی خاطر
رات بھر رو رو کرا ہو

بد کریں ہم دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی ناشستہ رُو ہیں
تم وہی بحر عطا ہو

ہم وہی شایانِ رد ہیں
تم وہی شانِ سخا ہو

ہم وہی بے شرم و بد ہیں
تم وہی کانِ حیا ہو

ہم وہی ننگِ جفا ہیں
تم وہی جانِ وفا ہو

ہم وہی قابلِ سزا کے
تم وہی رحمِ خدا ہو

چرخ بدلے دہر بدلے
تم بدلنے سے ورا ہو

اب ہمیں ہوں سہو حاشا
ایسی بھولوں سے جُدا ہو

عمر بھر تو یاد رکھا
وقت پر کیا بھُولنا ہو

وقتِ پیدائش نہ بھولے
کَیْفَ یَنسیٰ کیوں قضا ہو

http://www.rehmani.net

یہ بھی مولیٰ عرض کردوں
بھول اگر جاؤ تو کیا ہو

وہ ہو جو تم پر گراں ہے
وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو

وہ ہو جس کا نام لیتے
دشمنوں کا دل بُرا ہو

وہ ہو جس کے رد کی خاطر
رات دن وقفِ دعا ہو

مرمٹیں برباد بندے
خانہ آباد آگ کا ہو

شاد ہو ابلیس ملعوں
غم کسے اس قہر کا ہو

تم کو ہو واللہ تم کو
جان و دل تم پر فدا ہو

تم کو غم سے حق بچائے
غم عَدو کو جاں گزا ہو

تم سے غم کو کیا تعلق
بے کسوں کے غم زُدا ہو

حق دُرودیں تم پہ بھیجے
تم مدام اس کو سرا ہو

وہ عطا دے تم عطا لو
وہ وہی چاہے جو چاہو

بر تو او پاشد تو برما
تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رضاؔ مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

http://www.rehmani.net

ملکِ خاصِ کبریا ہو

ملکِ خاصِ کبریا ہو
مالکِ ہر ما سوا ہو

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقلِ عالم سے ورا ہو

کنزِ مکتومِ ازل میں
کندرِّ مکنونِ خُدا ہو

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتدا ہو اِنتہا ہو

تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مقصودِ ہدیٰ ہو

پاک کرنے کو وضو تھے
تم نمازِ جانفزا ہو

سب بِشارت کی اذاں تھے
تم اذاں کا مدعا ہو

سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مؤخر مبتدا ہو

قربِ حق کی منزلیں تھے
تم سفر کا منتہیٰ ہو

http://www.rehmani.net

قبل ذکر اضمار کیا جب
رتبہ سابق آپ کا ہو

طورِ موسیٰ چرخ عیسےٰ
کیا مُساویِّ دنیٰ ہو

سب جہت کے دائرے میں
شش جہت سے تم ورا ہو

سب مکاں تم لا مکاں میں
تن ہیں تم جانِ صفا ہو

سب تمہارے دَر کے رستے
ایک تم راہِ خدا ہو

سب تمہارے آگے شافع
تم حضورِ کبریا ہو

سب کی ہے تم تک رسائی
بارگہ تک تم رسا ہو

وہ کلس رَوضے کا چمکا
سر جھکاؤ کج کلا ہو

وہ درِ دولت پہ آئے
جھولیاں پھیلاؤ شا ہو

http://www.rehmani.net

السّلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ

السّلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ
حمزہ سردارِ شہیداں عمّ اکبر آمدہ

جعفرے کومی پرد صبح و مَسا با قُدسیاں
با تو ہم مسکن بہ بطنِ پاک مادر آمدہ

بنتِ احمد رَونق کاشانہ و بانوے تو
گوشت و خونِ تو بلحمش شیر و شکر آمدہ

ہر دو ریحانِ نبی گلہائے توزاں گل زمیں
بہر گل چینت زمینِ باغ برتر آمدہ

می چمیدی گلبنا دَر باغِ اسلام و ہنوز
غنچہ ات نشگفت وئے نخلے دِگر بر آمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند
یا علی چوں بر زبانِ شمع مضطر آمدہ

ماہ تاباں گو متاب و مہر رخشاں گو مرخش
باختر تا خاور اسمت نور گستر آمدہ

حل مشکل کُن بروئے من درِ رحمت کشا
اے بنامِ تو مسلّم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتلِ مرحب امیر الاشجعیں
در ظلالِ ذوالفقارت شور محشر آمدہ

سینہ ام را مشرقستاں کن بنورِ معرفت
اے کہ نامِ سایہ ات خورشید خاور آمدہ

http://www.rehmani.net

کے رسد مولیٰ بمہر تابناکت نجمِ شام
گو بنورِ صحبتِ اُو صبحِ انور آمدہ

ناصبی را بغضِ تو سوئے جہنّم رہ نمود
رافضی از حُبِّ کاذب دَر سقر در آمدہ

من زحق می خواہم اے خورشید حق آں مہر تو
کز ضیائش عالم ایماں منوّر آمدہ

بہر استر چادر مہتاب و ایں زرّیں پرند
نا پذیرائے گلیمِ بخت قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رضاؔئے خستہ راہم جرعۂ
شکر آں نِعمت کہ نامَت شاہ کوثر آمدہ

http://www.rehmani.net

اے بدورِ خود امامِ اہلِ ایقاں آمدہ

اے بدورِ خود امامِ اہلِ ایقاں آمدہ
جانِ انس و جانِ جان و جانِ جاناں آمدہ

قامتِ تو سروِ نازِ جوئبار معرفت
روئے تو خورشید عالمتاب ایماں آمدہ

موئے زلفِ عنبرینت قوتِ رُوحِ ہدیٰ
رنگِ رویت غازۂ دینِ مسلماں آمدہ

زنگ از دلہا زواید خاک بوسیِ درت
تابناک از جلوہ ات مرآتِ احساں آمدہ

صد لطائف می کشاید یک نگاہِ لطفِ تو
دستِ فیضانت کلیدِ بابِ عرفاں آمدہ

نامت آلِ احمد و احمد شفیع المذنبیں
زاں دل از دستِ گنہ پیش تو نالاں آمدہ

پر صدا شد باغِ قدس از نغمہائے وصفِ تو
تا بہار جنتِ از گلزارِ جیلاں آمدہ

چوں گلِ آلِ محمد رنگِ حمزہ بر فروخت
بوئے آلِ احمد اندر باغِ عرفاں آمدہ

گلبنِ نورستہ ات را سبزۂ چرخِ کہن
فرش پا انداز بزمِ رفعتِ شاں آمدہ

تا کشیدم نالۂ یا آلِ احمد الغیاث
بے سرو سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

http://www.rehmani.net

در پناہِ سایۂ دامانت اے ابرِ کرم
گرمیِ غم کشتۂ باسوزِ احزاں آمدہ

دل فگارے آبلہ پائے بشہرِ جود تو
از بیابانِ بلا افتان و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے بر آورد اے مسیحا بَردرت
کہنہ رنجورے کہ از غم بَرلبش جاں آمدہ

زہر نوشِ جامِ غم در حسرتِ فیہِ شفاء
زا نگبینِ رحمتت یک جرعہ جویاں آمدہ

بہر آں رنگیں ادا گل برگ چند آلِ رسول
برکش از دل خار الآمے کہ درجاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئے تو اے آبِ حیواں آمدہ

اے زلالِ چشمۂ کوثر لبِ سیراب تو
بر درِ پاکت رضاؔ با جانِ سوزاں آمدہ

http://www.rehmani.net

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عقیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکوت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکّہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیام جہاں رکوعِ مہاں سجودِ شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس کے لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کیے کہ آبِ نعَمُ زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیے یہ ستر بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر و شاں باآنہمہ شاں
بسا یہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

http://www.rehmani.net

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ ربّ ہے کس کے سبب بربِّ جہاں تمہارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زُدا پئے دل و جاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھوں پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دولہن
سزائے محن پہ ایسے مِنن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمالِ مہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ عُلا بھی دور رہا
جہت سے وَرا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جُھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصورِ جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگردِ سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صَبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

http://www.rehmani.net

نظر اِک چمن سے دوچار ہے

نظر اِک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبلِ زار ہے

نہ دلِ بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جو شِش حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سر و ولالہ بھرا چمن وہ ہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چھک لبِ جو جھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا وہی بُن ہے بن سے ہی بار ہے

http://www.rehmani.net

یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا کبھی کھُل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش رَوا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

با ادب جھکالو سَر وِلا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمد مصطفےٰ چمن اُن کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ اُن کو جو منھ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیبِ گل وسحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو جو ہو اُن کے عشق میں زرد رُو
گلِ خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

جسے تیری صفتِ نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اُگال سے بھری سلطنت کا اُدھار ہے

وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹادیں سب کی تعلّیاں
دل و جاں کو بخشیں تسلّیاں ترا نور بارِ دوحار ہے

رسل وملک پہ درود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیعِ روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جوگیا ہے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلّیِ دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں مِری رات کیوں ابھی تار ہے

مِری ظلمتیں ہیں سِتم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داج ابھی تو نہار ہے

گنہِ رضاؔ کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سِوا
مگر اے عَفُوّ ترے عَفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

http://www.rehmani.net

ترے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رَہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہیدِ لیلیِ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ ہے دیں کی تقویت اُس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤخر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

http://www.rehmani.net

ایمان ہے قال مصطفائی

ایمان ہے قال مصطفائی — قرآن ہے حال مصطفائی

اللہ کی سلطنت کا دولہا — نقش تمثال مصطفائی

کُل سے بالا رسل سے اعلےٰ — اجلال و جلال مصطفائی

اصحاب نجوم رہنما ہیں — کشتی ہے آل مصطفائی

ادبار سے تو مجھے بچالے — پیارے اقبال مصطفائی

مرسل مشتاقِ حق ہیں اور حق — مشتاق وصال مصطفائی

خواہانِ وصالِ کبریا ہے — جویانِ جمال مصطفائی

محبوب و محبّ کی ملک ہے ایک — کونین ہیں مال مصطفائی

اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے — دامانِ خیال مصطفائی

ہیں تیرے سپرد سب اُمیدیں — اے جود و نوال مصطفائی

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمع جمال مصطفائی

اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر — اے شمع جمال مصطفائی

مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے — اے شمع جمال مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا — اے شمع جمال مصطفائی

میری شبِ تار دن بنادے — اے شمع جمال مصطفائی

چمکا دے نصیب بد نصیباں — اے شمع جمال مصطفائی

قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے — اے شمع جمال مصطفائی

چھایا آنکھوں تلے اندھیرا — اے شمع جمال مصطفائی

دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمع جمال مصطفائی

گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمع جمال مصطفائی

http://www.rehmani.net

بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا اے شمع جمال مصطفائی

فریاد دباتی ہے سیاہی اے شمع جمال مصطفائی

میرے دِل مُردہ کو جلا دے اے شمع جمال مصطفائی

آنکھیں تری راہ تک رہی ہیں اے شمع جمال مصطفائی

دکھ میں ہیں اندھیری رات والے اے شمع جمال مصطفائی

تاریک ہے رات غم زدوں کی اے شمع جمال مصطفائی

ہو دونوں جہاں میں منھ اُجالا اے شمع جمال مصطفائی

تاریکیٔ گور سے بچانا اے شمع جمال مصطفائی

پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم اے شمع جمال مصطفائی

ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر اے شمع جمال مصطفائی

لِلّٰہ اِدھر بھی کوئی پھیرا اے شمع جمال مصطفائی

تقدیر چمک اُٹھے رضاؔ کی
اے شمع جمال مصطفائی

http://www.rekhta.net

ذرّے جھڑ کر ترے پیزاروں کے

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے
تاجِ سر بنتے ہیں سیّاروں کے

ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم
خلعتِ زر بنیں پشتاروں کے

میرے آقا کا وہ در ہے جس پر
ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے

میرے عیسیٰ ترے صدقے جاؤں
طور بے طور ہیں بیماروں کے

مجرمو! چشمِ تبسم رکھو
پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے

تیرے ابرو کے تصدّق پیارے
بند کرّے ہیں گرفتاروں کے

جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے

صدق و عدل و کرم و ہمت میں
چار سو شُہرے ہیں اِن چاروں کے

بہرِ تسلیم علی میداں میں
سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے

http://www.rehmani.net

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد مجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے مُچھٹ کے محض ذکر کو
نامِ پاک اُن کا جپا پھر تجھ کو کیا

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیک ملیک الملک سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

ان کے نام پاک پر دل جان و مال
مجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہوگا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

دشتِ گرد و پیش طیبہ کا ادب
مکّہ سا تھا یا سِوا پھر تجھ کو کیا

مجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدِ مصطفٰے پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضاؔ پھر تجھ کو کیا

http://www.rehmani.net

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا، تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا، کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْہ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا، وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا، کرو قسمتِ عطایا

وَاِلٰی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پہ اپنا سایا، بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا، نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ تیرے دل کا پتا چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا، یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا، نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیرِ پا ہے
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا، تو قدم میں عرش پایا

http://www.rehmani.net

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے اَبر چھایا، بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کہ بالکل چمنِ جناں کھلایا، گلِ قدس لہلہایا

کبھی زندگی کے اَرماں کبھی مرگِ نو کا خواہاں
وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا، کہے رُوح ہاں جلایا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سَرد گہ تپاں ہے
کبھی زیرِ لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھایا، رخ کام جاں دکھایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا، میں انھیں شفیع لایا

http://www.rehmani.net

بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ

بکار خویش حیرانم اَغِثنِی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریض دردِ عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

نرفتم راہ بینایاں فتادم درچہ عصیاں
بیا اے حبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ برسر بلا بارد دِلم دردِ ہَوا دارد
کہ داند جز تو در مانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر رانی و گر خوانی غلامم انت سلطانی
دگر چیزے نمیدانم اغثنی یا رسول اللہ

بکہفِ رحمتم پَرور ز قطمیرم منہ کم تر
سگِ درگاہِ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد
مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد
بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

http://www.noorani.net

پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید
تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ

عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من
دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمد اے سلطاں بامّیدِ کرم نالاں
تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر می رانیم از دَر بمن بنما درے دیگر
کجا نالم کِرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہِ مسیحا مومیائی دِہ
شِکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

رضاؔیت سائلِ بے پر توئی سلطان لَا تَنْهَر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

http://www.rehmani.net

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے، زیارتِ در کی، صد آہ واپس آئے
نظر کے اشک پچھے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لے چلے

ترے سحابِ سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم
بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ مکر و فراغ لے کے چلے

تمہارے وصفِ جمال و کمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گِلہ نہیں ہے مُرید رشید شیطاں سے
کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبّہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

http://www.rehmani.net

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس
ہیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شور بے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہر خبیثہ' خبیثہ بہر خبیث
کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

http://www.rehmani.net

غزل قطع بند

انبیا کو بھی اجل آنی ہے

انبیا کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پُر نور بھی روحانی ہے

اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف
اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں تو وہ بھی
روح ہے پاک ہے نورانی ہے

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حَیِّ ابدی ان کو رضاؔ
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

http://www.rehmani.net

نظمِ معطر

۱۳۰۹ھ

حمد

حمداً لک یا مفضل عبدالقادر یا ذالافضال
یا منعم یا مجمل عبد القادر انت المتعال
مولائے بمامننت بالجود علیہ من دون سوال
امنن واجب سائل عبد القادر جد بالآ مال

صلوٰۃ

بارد ز خُدا برجد عبدالقادر
محمود خُدا حامد عبد القادر
باران درودے کہ چکیدہ زرخش
بار دلبر سیّد عبدالقادر

تمہید

یا رب کہ دمد سنائے عبدالقادر
ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر
ہمزہ بردیفِ الف آید یعنی
خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف الألف

یا من بسناهُ جاء عبدالقادر
یا من بشناه یاء عبدالقادر
اِذْ اَنْتَ جَعَلْتَه کَمَا کُنْتَ تَشَآء
فَاجْعَلْنِیْ کَیْفَ شَآء عبدالقادر

رباعی

ربی اربی الرجاء عبدالقادر
اذ عَودنا العطاء عبدالقادر
الدار وسیعۃ و ذوالدار کریم
بوءنا حیث باء عبدالقادر

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبدالقادر
چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر
از قادریاں مجو جداگانہ حساب
مدے شمر از حساب عبدالقادر

رباعی

اللہ اللہ ربّ عبدالقادر
دارد واللہ حبّ عبدالقادر
از وَصف خدائے تو نصیبَت دادند
طوبے لک اے محبّ عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف التاء

اے عاجزِ تو قدرت عبدالقادر
محتاج درت دولت عبدالقادر
از حُرمت ایں قدرت و دولت بخشائے
بر عاجز پُر حاجت عبدالقادر

رباعی

تنزیل مکمل ست عبدالقادر
تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست مجز اُو در دو کناراین سیر
خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

رباعی

ممالا[1] تعلمو[2] ست عبدالقادر
مستور ستور[3] ہوست عبدالقادر
میجو میگو پس آنچہ دانی کہ وراست
از جستن و گفتن اوست عبدالقادر

---

[1] اسقاط النون من المضارع شائع نظماً ونثراً وعلیہ یخرج حدیث کما تکونوا یولّٰی علیکم۔ ۱۲

[2] سیّدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قال اللہ تعالیٰ ویخلق مالا تعلمون انا ممالا تعلمون۔ ۱۲

[3] ہو اشارہ بذات احدیت جل شانہ۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

رباعی مستزاد

می گفت دلم کہ جاں ست عبدالقادر گفتم احسنت
جاں گفت کہ دین ماں[1] ست عبدالقادر گفتم آمنت
دین گفت حیات من از من و گفتم ایں جملہ صفات
از ذات بگو کہ آں ست عبد القادر گم شد من دانت

رباعی

عقل و حصر صفات عبدالقادر شکور و نجوم
وہم و اِدراک ذات عبدالقادر وَہ شارق وبوم
عجز آں کہ بکنہ قطرہ آبے نرسید زعم آنکہ رسد
تا قعریم و فرات عبدالقادر قدرت معلوم

ردیف الشاء

دیں را اصل حدیث عبدالقادر
اہلِ دیں را مغیث عبدالقادر
او ما ینطقُ عن الہویٰ ایں شرحش
قرآن احمد حدیث عبدالقادر

ردیف الجیم

اے رفعت بخش تاج عبدالقادر
پُر نور کن سراج عبدالقادر
آں تاج و سراج باز برکن یا رب
بستاں ز شہاں خراج عبدالقادر

---

[1] مان بزیادت ن بمعنی ماست۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

ردیف الحاء

پاک است ز باک طرح عبدالقادر
وجہی ست بری ز جرح عبدالقادر
جرحش کہ تواند کہ ز کلکِ قدرت
احمد متن ست و شرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر
انعام کن فلاح عبدالقادر
من سر تا پا بجناح گشتم فریاد
اے سر تا پا نجاح عبدالقادر

ردیف الخاء

اے ظلّ الٰہ شیخ عبدالقادر
اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدائیم و تو ذوالتاج و کریم
شیئاً لِلّٰہ شیخ عبدالقادر

رباعی

ماہ عربی اے رُخ عبدالقادر
نورے زربی اے رُخ عبدالقادر
امروز زدی دی ز پری خوبتری
بدرے عجمی اے رُخ عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبدالقادر
دل داد کہ داد داد عبدالقادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد و مرا
جاں باد کہ باد باد عبدالقادر

ردیف الذال

سلطانِ جہاں معاذ عبدالقادر
تن ملجا و جاں ملاذ عبدالقادر
صحن آرد امانی و اماں بارد بام
آں را کہ دہد عیاذ عبدالقادر

ردیف الراء

پر آب بود کوثر عبدالقادر
خوش تاب بود گوہر عبدالقادر
در ظلمتِ ظِمآ آب و تابے دارم
اے حشر بیا بر در عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی

یا رب نیم از در خور عبدالقادر
دل دادہ مراں از در عبدالقادر
ایں ننگ مریدے ار نرفتہ بمراد
رفتن مدہ از خاطر عبدالقادر
اے دافع ظلم افسر عبدالقادر
اے دفع ظلم خنجر عبدالقادر
دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا
برکش زدوان کشور عبدالقادر
حِس کن انوارِ بدر عبدالقادر
بس کن ز اسرارِ صدر عبدالقادر
خود قدرتِ قدرنا مقدر ز قدر
جوئی مقدارِ قدر عبدالقادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ وساز عبدالقادر
فیض تو چمن طراز عبدالقادر
آں کن کہ رسد قمری بے بال و پرے
در سایہ سر و ناز عبدالقادر
اے بر در تو نماز عبدالقادر
اے رخ تو نیاز عبدالقادر

ردیف السین

درد از در مجلس عبدالقادر
دور است سگ بیکس عبدالقادر
حال ایں و ہوس آنکہ چو میرم ببرم
سر در قدم اقدس عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی مستزاد

گفتم تاج روس عبدالقادر سر خم گردید
جانا روح نفوس عبدالقادر بر خود بالید
رزماً او قلب فوج دیں را دل و جانست زد نوبت فتح
بزماً بزماً عروس عبدالقادر شاداں رقصید

ردیف الشین

بالا ست بلند فرش عبدالقادر
بر قدر بلند عرش عبدالقادر
آں[1] بدر عریش بدرمہ پارہ عرش
تابندہ بہ ببیں بفرش عبدالقادر

گسترده بعرش فرش عبدالقادر
آورده بفرش عرش عبدالقادر
سر بمن الله ۱۲ تخت
ایں کرد که کرد کرد شاہے که فزود
سوال ۱۲ جواب ۱۲
بالاؤ فرود عرش عبدالقادر
عزوجاہ

عرش شرف ست فرش عبدالقادر
فرش شرف ست عرش عبدالقادر
یعنی تا سر بپائے (---) فرش نمود
سرپا شده فرش عرش عبدالقادر
عرش ۱۲

---

[1] بدر اول بمعنی ماہ شب چہار دہ و بدر دوم جائے ہر حرب کہ اولین جہاد اسلام آنجا واقع شدہ و عریش خانہ کہ از نے بنا کنند، در حدیث است سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز بدر فرمود مرا بکار موسیٰ روگردانی نیست عریشے ہمچو عریش موسیٰ سازند، ہمچناں ساختند و سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در او جلوہ ارزانی داشت۔ ۱۲

http://www.rehmani.net

ردیف الصاد

فرمان ۱۲

فن گرچہ نہ شد بر نص عبدالقادر
جاں دارد مُہر از فص عبدالقادر

نگینہ ۱۲

گرنا قِصم ایں نسبتِ کامل چہ خوش است
کاں بندہ رضا ناقص عبد القادر

رباعی

بالکسر منم مخلِص عبدالقادر
سر بر قدم خلص عبدالقادر

دوستان خاص ۱۲

بر کسر چو رحم آرد فتحش چہ عجب

شکستگی ۱۲ کشائش و فیض ۱۲

بالفتح شوم مخلص عبدالقادر

برگزیدہ ۱۲

ردیف الضاد

تمکینِ گلے از ریاض عبدالقادر
تلوینِ نمے از حیاض عبدالقادر
نور دل عارفاں کہ شب صبح نماست
سطرے بود از بیاض عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف الطاء

اینجا وجہِ نشاط عبدالقادر
آنجا شمعِ صراط عبدالقادر
بکشادۂ دور دادۂ باد بنہادہ بجود
دروازہ صلا سماط عبدالقادر

ردیف الظاء

خوباں چوگل بوعظ عبدالقادر
اعیان رسل بوعظ عبدالقادر
پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نما ست
شمع جزو کل بوعظ عبدالقادر

ردیف العین

خود راتبہ خور ز شمع عبدالقادر
مہ آزقہ برز شمع عبدالقادر
ایں نور و سرور شیرت از صبح ز چیست
دو دیست مگر ز شمع عبدالقادر

رباعی

اما مگزر ز شمع عبدالقادر
مہری بنگر ز شمع عبدالقادر
کاریکہ ز خور بہ نیم مہ دیدی بیں
در نیم نظر ز شمع عبد القادر

http://www.rehmani.net

رباعی

بر وحدتِ او رابع عبدالقادر
یک شاہد و دو سابع عبدالقادر
انجام وے آغازِ رسالت باشد
اینک گوہم تابع عبدالقادر

رباعی مستزاد

واحد چوں ہم رابع عبدالقادر در دامن دال
زائد چو سوم سابع عبدالقادر ہم مسکن دال
یعنی بدلائے ہفت واو تا د چہار توحید سرا
یک یک بیکے تابع عبدالقادر اندر فن دال

ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبدالقادر
مے نے نورے ز باغ عبدالقادر
ہم آب رشد ہست وہم مایۂ خلد
یارب چہ خوش ست ایاغ عبدالقادر

ردیف الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبدالقادر
رافاً رافاً رؤف عبدالقادر
اے آنکہ بدست تست تصریف اُمور
اصرف عنا الضّروف عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف القاف

خیرہ است خردز برق عبدالقادر
تیرہ است حضور شرق عبدالقادر
خورشید بہ پر تو سُہا جستن چیست
اے جستہ بعقل فرق عبدالقادر

ردیف الکاف

آخرینم اے مالک عبدالقادر
مملوک و مکین مالک عبدالقادر
پسند کہ گویند بایں نسبت و بند
کاں بندہ فلاں ہالک عبدالقادر

ردیف اللام

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر
ناید بخلف بدیل عبدالقادر
مِثلش گرز اہلِ قرب جوئی گوئی
عبدالقادر مثیل عبدالقادر

رباعی

حشر ست و توئی کفیل عبدالقادر
جاہت بہ شہ جلیل عبدالقادر
دردا در دارِ عدل آمد مجرم
زودآ زودآ وکیل عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف المیم

یا رب بجمال نام عبدالقادر
یا رب بنوال عام عبدالقادر
منگر بقصور و نقص ما قادریاں
بنگر بکمال تام عبدالقادر

رباعی

ہر صبح رہت مرام عبدالقادر
ہر شام درت مقام عبدالقادر
بگزر ز سپید و سیہِ قادریاں!
از حرمتِ صبح و شام عبدالقادر

رباعی

عبدالقادر کریم عبدالقادر
عبدالقادر عظیم عبدالقادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب
رحمت رحمت رحیم عبدالقادر

رباعی

در جود سمر اے یم عبدالقادر
صد بحر ببر اے یم عبدالقادر
دور از تو سگ تشنہ لبے می میرد
یک موج دِگر اے یم عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی

صدیق صفت حلیم عبدالقادر
فاروق نمط حکیم عبدالقادر
مانند غنی کریم عبدالقادر
در رنگ علی علیم عبدالقادر

ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبدالقادر
در دامن جاں بامن عبدالقادر
یارب چو خود ایں دامن گستر دہ تست
گستر دہ مچیں دامن عبدالقادر

رباعی

یا رب قرصے زخوان عبدالقادر
داریم حقے بنان عبدالقادر
ایں نسبت بس کہ عاجزان اویئم
رحمے بر عاجزان عبدالقادر

رباعی

جو دست بارث شان عبدالقادر
بو دست و بود ازان عبدالقادر
جنت بگدا دہند و منت نہ نہند
وَہٗ سنّت خاندان عبدالقادر

http://www.rehmani.net

ردیف الواو

خوبان خو بندنے چو عبدالقادر
شیر یناں قندنے چو عبدالقادر
محبوباں یکد گر بہ افزائش حسن
چند وصد چند نے چو عبدالقادر

رباعی

خواہی کاہی علو عبدالقادر
نامی سامی سمو عبدالقادر
ہشدار کہ با خدائے خودمی جنگی
مُت غیظاً اے عدو عبدالقادر

رباعی

مہ فرش کتاں درد وِ عبدالقادر
خور شپرہ ساں در جَوِ عبدالقادر
آشفتہ مہ و شیفتہ می گرد د مہر
دَر جلوۂ ماہِ نوِ عبدالقادر

ردیف الہاء

حمدًا لک اے اِلٰہ عبدالقادر
اے مالک و بادشاہ عبدالقادر
اے خاک براہِ تو سر جملہ سراں
کن خاک مرا براہ عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی

بے جان و بجانم شہ عبدالقادر
کس جز تو ندانم شہ عبدالقادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو
نیک ست گمانم شہ عبدالقادر

رباعی

بہر سر ہو تجلیہ عبد القادر
ہم تجلیہ را تحلیہ عبدالقادر
بر متن متینِ احدیت احمد
شرح است براں منہیہ عبدالقادر

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبدالقادر
ذاتی ست ولائے وجہ عبدالقادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے
عبدالقادر بوجہ عبدالقادر

رباعی

خور نور ستد از رہ عبدالقادر
ہم اِذن طلوع از شہ عبدالقادر
ماہ است گدائے در مہر وایں جا
مہرست گدائے مہ عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی مستزاد

بر اوج ترقی شدہ عبدالقادر تا نامِ خدا
خیمہ مستنزل زدہ عبدالقادر ناس اند و ہدیٰ
بالجملہ بقرآن رشاد و ارشاد در بدء و ختام
بسم اللہ و ناس آمدہ عبدالقادر حمدست ابدا

ردیف الیاء

اے قادر و اے خدائے عبدالقادر
قدرت دہِ دستہائے عبدالقادر
بر عاجزیِ ما نظر رحمت کن
رحم اے قادر برائے عبدالقادر

جاں بخش مرا بپائے عبدالقادر
جاں بخش تہ لوائے عبدالقادر
از صد چو رَضا گزشتے از بہر رضاش
اینہم بعلم برائے عبدالقادر

رباعی

عین آمدو ابتدائے عبدالقادر
از رویت امر رائے عبدالقادر
از رویتِ او عین مرا روشن کن
روشن کن عین و رائے عبدالقادر

http://www.rehmani.net

رباعی

عید یکتا لقائے عبدالقادر
دُربار درِ عطائے عبدالقادر
عبدا بہ لقائے او چو ہمزہ گم شد
تا دریابی بپائے عبدالقادر

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبدالقادر
حاجت داند عطائے عبدالقادر
پیشش ہم از و شفیع انگیز و بگو
عبدالقادر برائے عبدالقادر

رباعی مستزاد

افتادہ در اول بدایت باساں الصاق طلب
گرویدہ بآخر تجسس خنداں عین ساں بطرب
یعنی شہ جیلاں زشہاں بس کہ ہمونست در مصحف قرب
بسم اللہ و ناس را شروع و پایاں الحمدُ لِرَب

http://www.rehmani.net

اکسیر اعظم

۱۳۰۲ھ

قصیدۂ مجیدۂ مقبولۂ انشاء اللہ تعالیٰ فی منقبت

سیّدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مطلع تشبیب وذکر، عاشق شُدن حبیب

ایکہ صد جاں بَستہ در ہر گوشۂ داماں توئی
دامن افشانی و جاں بار و چرا بیجاں توئی

آں کدا میں سنگدل عیارۂ خونخوارۂ
کز غمش با جانِ نازک در تپِ ہجراں توئی

سروِ ناز خویشتن را بر کہ قمری کردۂ
عندلیبِ کیستی چوں خود گلِ خنداں توئی

ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شِکن
خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں توئی

جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی
بوئے خوں از گل چہ خیز دگر بہ تن ریحاں توئی

آں حسینستی کہ جانِ حسن می نازد بتو
می ندانم از چہ مرگِ عاشقی جویاں توئی

نو غزالِ کمسنِ من سوئے ویراں می رمی
ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں توئی

سینہ حُسن آباد شد تر سم نمائی دَر دِلم
زانکہ از وحشت رسیدہ در دلِ ویراں توئی

سو ختم من سو ختم اے تاب حسنت شعلہ خیز
آتشت دَر جان بازد خود چرا سو زاں توئی

http://www.rehmani.net

ایں چنینی ایکہ ماہت زیرِ ابرِ عاشقی ست
آہ اگر بے پردہ روزے بر سرِ لمعاں توئی

سینہ گر بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر
دانم اینہم از غرض دانی کہ سب ناداں توئی

ماہِ من مہ بندہ ات مہ راچہ مانی کانیچنیں
سینہ وقفِ داغ و بیخوابِ سرگرداں توئی

عالمے کشتہ بناز اینجا چہ ماندی در نیاز
کار فرما فتنہ را آخر ہماں فتّاں توئی

دام کا کل بہر آں صیّاد خود ہم می کشا
یا ہمیں مشتِ پرِ مارا بلائے جاں توئی

باغہا گشتم بجانِ تو کہ بے مانا ستی
یارب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی

منکہ می گریم سزائے من کہ رُویَت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رُو گریاں توئی

یا مگر خودرا بروئے خویش عاشق کردۂ
یا حَسیں تر دیدۂ از خود کہ صیدِ آں توئی

http://www.rehmani.net

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہمانا پرتوے از شمع جیلاں بر تو تافت
کانچنیں از تابش و تپ ہر دوبا ساماں توئی

آں شہے کاندر پنا ہش حُسن و عشق آسودہ اَند
ہر دورا ایما کہ شاہا ملجاء مایاں توئی

حُسن رنگش عشقِ بُویَش ہر دو بَر رُویش نثار
ایں سراید جاں توئی واں نغمہ زَن جاناں توئی

عشق دَر نازش کہ تاجاناں رسانیدم ترا
حُسن در بالش کہ خود شاخی ز محبوباں توئی

عشق گفتش سیّد ابر خیزو رُو برخاک نہِ
حسن گفت از عرش بگذر پَرتوِ یزداں توئی

الالتفات الی الخطاب مع تقریر
جامعیۃ الحسن والعشق

سَرورا جاں پرورا حیرانم اندر کارِ تو
حیرتم در تو فزوں بادا سر پنہاں توئی

سوزی افروزی گدازی بزم جاں روشن کنی
شب بپا استادہ گریاں بادل بریاں توئی

گردِ تو پروانۂ روئے تو یکساں ہر طرف
روشنم شد کز ہمہ رُو شمع افروزاں توئی

شہ کریم است اے رضاؔ در مدح سرکن مطلعے
شکرت بخشد اگر طوطیِ مدحت خواں توئی

http://www.rehmani.net

اوّل مطالع المدح

پیرِ پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی
انس جانِ قدسیان و غوثِ انس و جاں توئی

زیبِ مطلع

سر توئی سَرور توئی سر را سر و سَاماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرارِ جاں توئی

ظِل ذاتِ کبریا و عکس حسن مصطفےٰ
مصطفےٰ خورشید و آں خورشید را لمعاں توئی

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْرَ الْحَق گر بگوئی می سزد
زانکہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

بارک اللہ نو بہارِ لالہ زارِ مصطفےٰ
وَہ چہ رنگ است اینکہ رنگِ روضۂ رضواں توئی

جو شد از قدِ تو سرو و بارد از روئے تو گل
خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سرو ستاں توئی

آنکہ گویند اولیاء راہست قدرت از اِلٰہ
باز گر دانند تیر از نیم راہ ایناں توئی

از تو میریم و زنیم و عیش جاویداں کنیم
جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی وہاں توئی

کہنہ جانے دادہ جانے چوں تو در بر یا فتیم
وَہ کہ ماں چنداں گرانیم و چنیں ارزاں توئی

عالمِ امی چہ تعلیمے عجیبت کردہ است
او حش اللہ برعلومت سرّ و غائب داں توئی

http://www.rehmani.net

فی ترقیات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ گاہِ جان و دل پاکی ز لوثِ آب و گل
رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی

شہسوار من چہ می تازی کہ درگامِ نخست
پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی

تاپری بخشودۂ از عرش بالا بودۂ!
آں قوی پر بازِ اشہب صاحبِ طیراں توئی

سالہا شد زیرِ مہمیز ست اسپِ سالکاں
تا عناں در دست گیری آں سوئے امکاں توئی

فی کونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرًّا لا یدرک

ایں چہ شکل ست اینکہ داری تو کہ ظلّے برتری
صورتے بگر فتہ بر اندازۂ اکواں توئی

یا مگر آئینہ از غیب ایں سو کردہ روے
عکس می جوشد نمایاں در نظر زنیساں توئی

یا مگر نوعے دگر راہم بشر نا میدہ اند
یا تعالیٰ اللہ از انساں گر ہمیں انساں توئی

http://www.rehmani.net

فی جامعیّتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہارِ ایں گل و ہم ابرِ آں باراں توئی

پردہ بر گیر از رُخت اے مہ کہ شرحِ ملّتی
رُخ بپوش ایجاں کہ رَمز باطنِ قرآں توئی

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال
نے غلط کردم محیطِ عالمِ عرفاں توئی

ثابت و سیارہ ہم در تست و عرشِ اعظمی
اہلِ تمکیں اہلِ تلویں جُملہ را سلطاں توئی

فی ارشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابتہ لہم

مصطفےٰ سلطان عالی جاہ و در سرکارِ اُو
ناظمِ ذوالقدر بالا دست والا شاں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مصطفےٰ را دادہ است
زیرِ تختِ مصطفےٰ برکرسیِ دیواں توئی

دَورِ آخر نشو تو بر قلبِ ابراہیم شد
دورِ اوّل ہم نشینِ موسیِ عمراں توئی

ہم خلیلِ خوانِ رفق و ہم ذبیحِ تیغِ عشق!
نوحِ کشتیِ غریباں خِضرِ گمراہاں توئی

موسیِ طورِ جلال و عیسیِ و چرخِ کمال
یُوسفِ مصرِ جمال ایّوبِ صبر ستاں توئی

تاجِ صدیقی بسر شاہِ جہاں آرا ستی
تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ گیہاں توئی

ہم دو نورِ جان و تن داری و ہم سیف و علم
ہم تو ذوالنورینی و ہم حیدرِ دوراں توئی

http://www.rahmani.net

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیاء

اولیاء را گر گہر باشد تو بحر گوہری
در بدستِ شاں زرے داد ند زر را کاں توئی

واصلاں را در مقامِ قرب شانے دادہ اند
شوکتِ شاں شد ز شان و شانِ شاں توئی

قصرِ عارف ہر چہ بالاتر بتو محتاج تر
نے ہمیں بنّا کہ ہم نبیاد ایں بنیاں توئی

فصل منہ فی شیءٍ مِن التلمیحات

آنکہ پایش بر رقابِ اولیائے عالم است
وآنکہ ایں فرمود و حق فرمود باللہ آں توئی

اندریں قول آنچہ تخصیصات بیجا کردہ اند
از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی

بہر پایت خواجۂ ہنداں شہ کیواں جناب
بَل علیٰ عینی ورأسی گوید آں خاقاں توئی

درتنِ مردانِ غیب آتش زو عظمت می زنی
باز خود آں کشتِ آتش دیدہ رانیساں توئی

آں کہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت
از تورہ می پر سُد و منجیش از نقصاں توئی

رَہروانِ قدس اگر آنجا نہ بینندت رواست
زانکہ اندر حجلۂ قدسی نہ در میداں توئی

سبز خلعت باطرازِ قُل ھُو اللہ اَحد
آں مکرّم را کہ بخشیدار نہ دَر ایواں توئی

http://www.rehmani.net

گوشیوخت را تواں گفت از رہِ القائے نور
کافتا بانند ایشان و مَہِ تاباں توئی

لیک سیر شاں بود بر مستقر و از کجا
آں ترقی منازل کا ندراں ہر آں توئی

ماہ من لا ینبغی لِلشمس ادارک القمر
خاصہ چوں از عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ دَر اطمیناں توئی

کور چشمِ بد چہ می بالی پَری بودی ہلال
دی قمر گشتی و اِمشَب بدر و بہتر زاں توئی

فی تقریر عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیا در جہد و تو شاہانہ عِشرت می کنی
نوش بادت زانکہ خود شایانِ ہر ساماں توئی

بلبلاں را سوز و ساز و سوزِ ایشاں کم مَباد
گلر خاں را زیب زیبد زیبِ ایں بستاں توئی

خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشمِ عدو
شاہِ اقلیمِ تن و سلطانِ ملکِ جاں توئی

کامرانی کن بکامِ دوستاں اے من فدات
چشمِ حاسد کور بادا نوشہ ذی شاں توئی

شاد زی اے نو عروسِ شادمانی شاد زی
چوں بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

بلکہ لا واللہ کا ینہا ہم نہ از خود کردۂ
رفت فرماں ایں چنیں و تابعِ فرماں توئی

ترکِ نسبت گفتم از من لفظ محیُ الدّین مخواہ
زانکہ در دینِ رضا ہم دین و ہم ایماں توئی

ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ نعتِ اولیاء
فارغ از وصفِ فلان و مدحتِ بہماں توئی

http://www.rehmani.net

تمہید عرض الحاجۃ

بے نوایاں را نوائے ذکرِ عیشت کردہ ام
زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی

چارۂ کن اے عطائے بن کریم ابن الکریم
ظرفِ من معلوم و بیحد وافر و جوشاں توئی

با ہمیں دستِ دوتا و دامنِ کوتاہ و تنگ
از چہ گیرم درچہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی

کوہ نہ دامن دہد وقت آنکہ پُر جوش آمدی
دست در بازار نفر و شند بر فیضاں توئی

المطلع الرابع فی الاستمداد

رومتاب از ما بداں چوں مایۂ غفراں توئی
آیۂ رحمت توئی آئینۂ رحماں توئی

بندہ اَت غیرت برد گر بردرِ غیرت رَود
دَر رَود چوں بنگر دہم شاں آں ایواں توئی

سادگیم بیں کہ می جویم ز تو دَرمانِ درد
دَرد کو دَرماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

http://www.rehmani.net

الاستعانت للاسلام

دینِ بابائے خودت را از سرِ نو زندہ کن
سیّدا آخر نہ عمر سیّد الادیاں توئی

کافراں توہینِ اسلام آشکارا می کنند
آہ اے عزِّ مسلماناں کجا پنہاں توئی

تا بیاید مہدی اَز اَرواح و عیسیٰ از فلک
جلوہٴ کن خود مسیحا کار و مہدی شاں توئی

کشتیِ ملّت بموجے کا لجبال افتادہ است
من سَرت گردم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی

باد ریزد موج، موج و موج خیزد فوج فوج
برسر وقتِ غریباں رَس چو کشتی باں توئی

استمداد العبد لنفسہ

حاش لِلّٰہ تنگ گردد جاہت از ہمچوں منے
یا عمیم الجود بس با وسعتِ داماں توئی

نامۂ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر
بلکہ زینساں صَد دگر ہم چوں مہِ رخشاں توئی

گم چہ شد گر ریزہ گشم نگ بدستت مومیا
کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیواں توئی

سخت ناکس مَرد کے ام گر نہ رقصم شاد شاد
چوں شنیدم ہم طب و اشطح و غن گویاں توئی

وقت گوہر خوش اگر دریاش دَردل جائے داد
غرقہ خس را ہم نہ بیند خس منم عمّاں توئی

کوہِ من کاہست اگر دستے دہی وقتِ حساب
کاہِ من کوہست اگر بَر پلّۂ میزاں توئی

http://www.rehmani.net

المباہات الجلیۃ باظہار نسبت العبدیۃ

احمد ہندی رضاؔ ابنِ نقی ابنِ رضاؔ
از اب و جد بندہ و واقف زہر عنواں توئی

مادرم باشد کنیزِ تو پدر باشد غلام
خانہ زادِ کہنۂ ام آقائے خان و ماں توئی

من نمک پَر وردہ اَم تاثیر ِ مادر خوردہ ام
لِلّٰہ المِنّۃ شکر بخشِ نمک خوراں توئی

خطِّ آزادی نہ خواہم بند گیت خسروی است
یلّلے گر بندہ اَم خوش مالکِ غلماں توئی

http://www.rehmani.net

برسرِ خوانِ کرم محروم نگزارند سگ
من سگ و ابرار مہمانان و صاحب خواں توئی

سگ بیاں نتواند و جودت نہ پابندِ بیانست
کام سگ دانی وقادِر بر عطائے آں توئی

گر بسنگے می زنی خود مالکِ جان و تنی
ور بہ نعمت می نوازی منّتِ منّاں توئی

پارۂ نانے بفرما تا سوئے من افگنند
ہمّتِ سگ ایں قدر دیگر نواں افشاں توئی

من کہ سگ باشم زِکوئے تو کجا بیروں رَوم
چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہِ ناں توئی

در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم
چیست حرفِ رفتن و مختار خوان و زاں توئی

دور بنشینم زمیں بوسم فتم لا بہ کنم
چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحساں توئی

لِلّٰہ العِزّۃ سگِ ہندی و در کوئے تو بار
آرے ابن رحمۃ للعالمیں اے جاں توئی

ہر سگے رابر درِ فیضت چناں دل می دہند
مرحبا خوش آوَ بنشیں سگ نہٗ مہماں توئی

گر پریشاں کرد وقتِ خادمانت عَو عوم
خامش اہلِ درد راپسند چوں دَرماں توئی

وائے من گر جلوہ فرمائی و من ماند بمن
من زمن بستاں و جایش دَر دلم منشاں توئی

قادری بودن رضاؔ را مفت باغِ خُلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

http://www.rehmani.net

مثنوی ردّ امثالیہ

گریۂ کن بلبلا از رنج و غم
چاک کن اے گل گریباں از الم

سنبلا از سینہ بر کش آہِ سرد
اے قمر از فرطِ غم شوروی زرد

ہاں صنوبر خیز و فریادی بکن
طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن

چہرہ سُرخ از اشکِ خونی ہر گلیست
خوں شو اے غنچہ زمانِ خندہ نیست

پارہ شو اے سینۂ مہ ہمچو من
داغ شو اے لالۂ خونیں کفن

خرمنِ عیشت بسوز اے برق تیز
اے زمیں بر فرقِ خود خاکے بریز

آفتابا آتشِ غم برفروز
شب رسید اے شمعِ روشن خوش بسوز

ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش
آسمانا جامۂ ماتم بپوش

خشک شو اے قلزم از فرطِ بکا
جوش زن اے چشمۂ چشمِ ذکا

کن ظہور اے مہدی عالی جناب
بر زمین آ عیسیٰ گردوں قباب

آہ آہ از ضعفِ اسلام آہ آہ
آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ

http://www.rehmani.net

مردماں شہوات را دیں ساختند
صد ہزاراں رخنہا انداختند

ہر کہ نفسش رفت را ہے از ہوا
ترک دیں گفت و نمودش اقتدا

بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال
سر قدم کردہ نمودش امتثال

ہر کرا گفت ایں چنیں کن اے فلان
گفت لبیک و پذیر فتش بجاں

آں یکے گویاں محمد آدمی ست
چوں من و در وحی او را برتر یست

جز رسالت نیست فَرقے درمیاں
من برادر خورد باشم اُو کلاں

ایں نداند از عَمیٰ آں نا سزا
یا خودست ایں ثمرۂ ختمِ خدا

گر بود مر لعل را فضل و شرف
کے بود ہم سَنگ او سنگ و خزف

آں خزف افتادہ باشد بر زمیں
بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں

لعل باشد زیبِ تاجِ سروراں
زینت و خوبیِ گوشِ دلبراں

واں دمی کز حلق مذبوحی جہد
کے بفضلِ مشک اذفر می رسد

بوئے او کردہ پریشاں صد مشام
جامہا ناپاک از مسش تمام

http://www.rehmani.net

اَوْ دَمِ مَسْفُوحِ ذَمِش در نبی
مدحت مشک اطیب الطیب از نبی

مشکِ اذفر روح را بخشد سُرور
ہمچو بوئے سُنبل گیسوئے حور

شامّہ از بوئے او رشکِ جناں
ہم معطر زو قبائے مہوشاں

مولویِّ معدنِ رازِ نہفت!
رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت

"کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر"

ہے چہ گفتم ایں چنیں شبہ شنیع
کے بود شایانِ آں قدر رفیع

لعل چہ بود جوہری با سرخیئے
مشک چہ بود خون ناف وحشیئے

مصطفےٰ نورِ جنابِ امر کُن
آفتابِ بُرج علم مِن لَّدُن

معدنِ اسرار علّام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب

بادشاہِ عرشیان و فرشیاں!
جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکاں

راحتِ دل قامتِ زیبائے او
ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جانِ اسماعیل بر رُویش فِدا
از دُعا گویاں خلیلِ مجتبےٰ

http://www.rehmani.net

گشت موسیٰ در طویٰ جویانِ اُو
ہست عیسیٰ از ہوا خواہانِ اُو

بندگانش حور و غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشانِ فلک

مہر تابانِ علوم لم یزل
بحر مکنوناتِ اسرارِ ازل

ذرّہ زاں مہر بر موسیٰ دمید
گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحۂ زاں بحر بر خضر اوفتاد
تا کلیم اللہ را شُد اوستاد

پس درا زیں قدر شاہِ انبیا
لیک مجبورم ز فہمِ اغبیا

وصفِ او از قدرتِ انساں و راست
حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست

لذّتِ دیدار شوخے سیم تن
ماہ روئے دلبر غنچۂ دہن

فتنہ آئینے خراماں گلشنے
رشکِ گل شیریں ادا نازک تنے

گر بخواہی فہم او مردی کند
گو ز عشق و حسن تا آگہ بود

ناکشیدہ مِنّتِ تیرِ جفا
لب بفریاد و فغاں نا آشنا

دل نہ شد خوں نا بہ دریا دِلبَے
بر لبش نامد ز ہجراں یارے

http://www.rehmani.net

مرغِ عقلش بے پَر و بالے شود
جز کہ گوئی چُوں شکر شیریں بود

گرچہ خود داند اسیر دل رُبا
از کجا ایں لذّت و شکر کجا

زیں مثل شدی از نیش نوش
لیک من بارِ دِگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل می کردم طلب
باز رفتم سوئے تمثیل اے عجب

زیں کروفر در عجب و اماندہ ام
حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں
صد اَبد پایاں رَود او ہمچناں

نیست پایا نش اِلیٰ یومِ التّنادِ
ختم کن وَاللہ اعلم بالرشاد

خامشی شُد مہر لبہائے بیاں
باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد با فتن انگیختند
برسرِ خود خاکِ ذِلّت ریختند

فرقۂ دیگر ز اسماعیلیاں
بَستہ در توہین آں سُلطاں میاں

در دلِ شاں قصد تازہ فتنہا
برلبِ شاں ایں کلامِ ناسزا

گر بہ شش طبقاتِ زیرینِ زمیں
حق فرستاد انبیا و مرسلیں

http://www.rehmani.net

شش چُو آدم شش چُو موسیٰ شش مسیح
شش خلیل اللہ شش نوح و ذبیح

ہمدرانہا شش چو ختم الانبیا
مِثل احمد در صفاتِ اعتلا

با محمد ہر یکے دارد سرے
در کمالِ ظاہر و باطنے

پارہ شُد قلب و جگر زیں گفتگو
اِحْذَرُوْا یٰآ اَیُّھَا النَّاسُ احْذَرُوْا

الحذر اے دل ز شعلہ زاد گاں
پائے از زنجیر شرع آزاد گاں

مصطفٰے مہریست تاباں بالیقیں
منتشر نورش بہ طبقاتِ زمیں

مستنیر از تابشِ یک آفتاب
عالمے وَاللّٰہُ اَعْلَم بِالصّواب

گرچہ یک باشد خود آں مہرے سنی
اَحو لانش ہَفت بینند از کجی

دو ہمی بینند یک را احولاں
الاماں زیں ہفت بیناں الاماں

چشم کج کردہ چو بینی ماہ را
زا حولی بینی دو آں یکتاہ را

گوئی از حیرت عجب امریست ایں
خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب
یک نماید ماہِ تاباں یک جواب

http://www.rehmani.net

راست کن چشمِ خود از بہرِ خدائے
ہفت بیں کم باش اے ہر زہ درائے

اے برادر دَست دَر احمد بزن
بر کجی نفسِ بد دیگر متن

رو تشبّث کن بذیلِ مصطفٰے
احولی بگداز سوگندِ خدا

پندہا دادیم و حاصل شد فراغ
مَا عَلَیْنَا یَا اَخِیْ اِلَّا الْبَلَاغ

دَر دو عالم نیست مثل آں شاہ را
در فضیلتہا و در قربِ خدا

ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے
برتر است از وے خدا اے مہتدے

انبیائے سابقیں اے محتشم!
شمعہا بودند در لیل و ظلم

درمیانِ ظلمت و ظلم و غلو
مستنیر از نور ہر یک قومِ اُو

آفتابِ خاتمیّت شُد بلند
مہر آمد شمعہا خامش شُدند

نورِ حق از شرق بیمثلی بتافت
عالمی از تابشِ او کام یافت

دفعۃً برخاست اندر مدحِ او
از زبانہا شور لامثل لہٗ

لیک شپرنا پذیر فت از عناد
در جہاں ایں بے بصر یا رب مباد

http://www.rehmani.net

چشمہا بُودند ایں ربانیاں
مزرع دل بَہر یا رب از فیض شاں

ابر آمد کِشتہا سیراب کرد
نخلہائے خشک را شاداب کرد

حق فرستاد ایں سحابِ باصفا
کے یُطَھرنَا وَیذھبَ رِجسنا

بارشِ او رحمتِ ربّ العلیٰ
شور رعدش رحمۃ مہداۃ انا

رحمتش عام است بہر ہمگناں
لیک فضلش خاص بہر مومناں

چوں نئی بے مثلیش را معترف
کے شوی از بحر فیضش مغترف

نیست فضلش بہر قوم بے ادب
یَخطِفُ اَبصَارَھُمْ بَرقُ الْغَضَب

چوں ببینند آں سحاب ایناں ز دُور
عَارِضٌ مُمْطر بگویند از غرور

بَلْ ھُوَ مَا اَستَعْجِلُوْا خِزیٌ عَظِیم
ارسلت رِیحٌ بِتَعْذِیبٍ اَلِیم

فیض شد باغیظ گرم اختلاط
حَبّذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے کش سوخت برقِ غیظِ اُو
گفت قرآں "السّقر" مثویٰ لہٗ

مزرعے کش آب داد آں بحر جود
حق بتنزیلِ مبیں وصفش نمود

http://www.rehmani.net

قُلْ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ الشَّطْأَ اِلٰى
آزَرَ فَاسْتَغْلَظَ ثُمَّ اسْتَوٰى

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ كَالْمَآءِ الْمَعِيْن
كَے يَغِيْظُ االْكَافِرِيْنَ الظَّالِمِيْن

ابر نیسان ست ایں ابرِ کرم
دُرِّ رخشاں آفریں در قعریم

قطرۂ کزوے چکید اندر صَدف
گوہر رخشندہ شد باصد شرف

بحر زاخرِ شرعِ پاکِ مصطفٰے
داں صدف عرشِ خلافت اے فتا

قطرہا آں چار بزم آرائے اُو
زانکہ اُو کل بود و شاں اجزائے اُو

بَرگہائے آں گلِ زیبا بُدند
رنگ و بوئے احمدی می داشتند

قصد کارے کرد آں شاہِ جواد
ہَر یکے اِنّی لہٗ گویاں ستاد

جنبش اَبرُو نہ تکلیفِ کلام
خود بود ایں کار آخر والسّلام

آں عتیق اللہ امام المتقیں
بود قلب خاشعِ سلطانِ دیں

واں عمر حق گو زبانِ آنجناب
ینطق الحق علیہ والصّواب

بود عثمان شرمگیں چشمِ نبی
تیغ زن دستِ جوادِ اُو علی

http://www.rehmani.net

نیست گر دستِ نبی شیر خدا
چوں ید اللہ نام آمد مر اُو را

دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال
آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ می زند دستِ جناب
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْت آید خطاب

وصفِ اہل بیعت آمد اے رشید
فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یَدُ اللّٰہِ المجید

شرح ایں معنی بُروں از آگہی ست
پانہا دن اندریں راہ بیرہی ست

تا ابد گر شرح ایں معضل کنم
جز تحیّر ہیچ نبود حاصلم

رَبَّنَا سُبْحَانَكَ لَیْسَ لَنَا
عِلْم شَیْءٍ غَیْرَ مَا عَلَّمْتَنَا

گفتہ گفتہ چوں سخن ایں جا رسید
خامۂ گوہر فشاں داماں بچید

ملہمِ غیبی سروش رازداں
دامنم بگرفت کای آتش زباں

در خورِ فہمت نباشد ایں سخن
بس کن و بیہودہ وش خامی مکن

اصفیا ہم اندریں جا خامشند
ازمیِ کلت لِسَانہ بیہشند!

رازہا بر قلبِ شاں مستور نیست
لیک افشا کردنش دستور نیست

http://www.rehmani.net

ہر کجا گنجی ودیعت داشتند
قفل بر در بہر حفظش بستہ اند

دردِ دل شاں گنج اسرار اے اخو
بر لبِ شاں قفل امرِ اَنْصِتُوا

روزِ آخر گشت و باقی ایں کلام
ختم کُن اِنِّیْ لَہٗ طَرفُ التَّمام

نغز گفت آں مولوی مستند
راز ما را روز کے گنجا بود

الغرض شد مثل آں عالی جناب
سایہ ساں معدوم پیش آفتاب

متفق بروے ہمہ اسلامیاں
سنیاں بر بدعتیاں مستہاں

ممتنع بالغیر داند یک فریق
ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

وا دریغا کردہ ایں قوم عنید
خرق اجماعے بدیں قولِ جدید

اللہ اللہ اے جہولانِ غبی
تا بکے بیدینی و فتنہ گری

مصطفٰے و ایں چنیں سوء الادب
ایں قدر ایمن شدید از اخذ رب

سابع سبعہ مگوئید از عناد
اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ یَوْمَ التَّنَاد

روزِ محشر چوں خطاب آید ز عرش
اے نطیقانِ فلک سکّانِ قرش

http://www.rehmani.net

ہیچ می بینید در ارض و سما!
مِثل و شبہ بندۂ ما مصطفٰے

یک زباں گویند نے نے اے کریم
کس عدیلش نیست باللہ العظیم

آنچناں کا ندر ازل ز ارواحِ ما
از اَلَستے خواست بے پایاں بلےٰ

لا جرم آنروز زیں قول و خیم
توبہ ہا ظاہر کنند از ترس و بیم

معترف آیند بر جرم و خطا
معذرت آرند پیشِ کبریا

کابخدا از فضلِ او غافلِ بدیم
شمس پیشِ چشم ما جاہل بُدیم

رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا رحم کن
جاہلانہ گفتہ بُودیم ایں سخن

پردہا بَر چشمِ ما افتادہ بود
رحم کن بَر جاہلاں رحم اے ودود

نفسِ ما انداخت مارا دَر بلا
وائے بر ماؤ بنا دانیِ ما!

عذرہا در حشر باشد نا پذیر
قاریا! بر خواں اَلَمْ یَاْتِ النَّذِیر

سخت روزے باشد آں روز الاماں
باختہ ہوش و حواس قدسیاں

واحدِ قہار باشد در غضب
یَجْعَلُ الْوِلْدَانُ شِیْبَا فِی التَّعَب

http://www.rehmani.net

زہرہا در باختہ افلاکیاں
رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں

دو گروہ باشند مسعود و لئیم
کل فرق کان کا لطود العظیم

رَبِّ سَلِّم التجائے انبیا
شور نفسی بَر زبانِ اولیا

برلب آمد نامِ آں روزِ سیاہ
موی برتن خاستم یا رب پناہ

اعترافِ جُرم و توبہ اے اَرِیب
درچنیں روزِ سیہ ناید عجیب

کیں جہولاں راز طعن و دور باد
ہم بدنیا کیک در موزہ فتاد

شاں بیک جائے زمانِ گیر و دار
ہمچو پائے سوختہ نامد قرار

تاجِ مِشیّت گہے برسر نہند
گہ خطابِ خاتمیّت می دہند

گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام
گاہ بالعرض آمد و تخییل خام

نو نیازانِ کتابِ اضطراب
ایں چنیں کردند صدہا انقلاب

اندریں فن ہر کہ اوستادی بود
کے بچندیں قلبہا قانع شود

می رسد از وے بہر فرضے نبی
شقۂ معزولی از پیغمبری

http://www.rehmani.net

گہ قناعت کن گذشتہ از طمع
بر ہدایت حسب عزّ من قنع

از نبوت و ز نزولِ جبرئیل
قصدما بودست ارشادُ السبیل

معنی شمس است برگ نسترن
موجِ عمّان شرح نسرین و سمن

آہوے چین ست و مقصود از سما
مرحبا تا ویل اطہر مرحبا

الغرض سیماب وش در اضطراب
صد تپیدن کردہ ایں قوم عجاب

چند در کوئے جبل بشتا فتند
لیک راہِ مخلصی کم یافتند

من فدائے علمِ آں یکتا شوم
حبّذا دانائے راز مکتتم

حبذا سِرّ و عیاں دانائے من
حبذا ربِّ من و مولائے من

کرد ایمائے بریں فتنہ گری
قرنہا پیش از و جودش در نبی

احمدا بنگر کہ ایناں چوں زدند
بہر تو امثال از کفر نژند

او فتادند از ضلالت در چہے
پے نبردند از عمی سوئے رہے

تا بکے گوئی دِلا از این و آں
بر دُعا کن اختتام ایں بیاں

http://www.rehmani.net

نالۂ کن بہر دفع ایں فساد
از تہ دل دو نہ خرطُ القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم و کارسازِ بے نیاز
دائم الاحساں شہِ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخمِ جگر

اے کہ نامت راحت جان و دِلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرام تو
صد چوں جانِ من فدائے نام تو

ما خطا آریم تو بخشش کنی
نعرۂ "اِنِّیْ غَفُوْرٌ" می زنی

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکر دہی
خیر را دا نیم شر از گمرہی

تو فرستادی بما روشن کتاب
می کنی باما بآحکامت خطاب

از طفیلِ آں صراطِ مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

http://www.ahmani.net

بہرِ اسلامے ہزاراں فتنہا
یک مہ و صد داغ فریاد اے خدا

اے خدا بہر جنابِ مصطفےٰ
چار یارِ پاک و آلِ باصفا

بہرِ مردانِ رہت اے بے نیاز
مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہرِ آبِ گریۂ تر دامناں
بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں

بہرِ اشکِ گرمِ دوراں از نگار
بہرِ آہِ سردِ مہجوراں زیار

بہرِ جیبِ چاکِ عشقِ نامراد
بہرِ خونِ پاکِ مردانِ جہاد

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذرفتن زما کردن دعا

ہیچ می آید زدستِ عاجزاں
جز دُعائے نیم شب ای مستعان

بلکہ کار تست اجابت اے صمد
ویں دعا ہم محض توفیقت بود

ماکہ بودیم و دعائے ماچہ بود
فضل تو دل داد اے ربِّ ودود

ذرّۂ بر روئے خاک افتادہ بود
آفتابے آمد و روشن نمود

http://www.rehmani.net

تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہان
اوست بس مارا ملاذ و مستعان

کیست مولائے بہ از ربِّ جلیل
حَسْبُنَا اللّٰہ رَبَّنَا نِعْمَ الْوَکِیْل

چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی
بہ تمامش بر کلامِ مولوی

تاختامہ مسک گویند اہلِ دیں
زانکہ مشک است آں کلامِ مستبیں

چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب
ختم شُد واللہ اعلم بالصّواب

http://www.rehmani.net

رباعیاتِ نعتیہ

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو

مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

دیگر

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے البتہ للہ محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

دیگر

محصور جہاں دانی و عالی میں ہے
کیا شبہ رضا کی بیمثالی میں ہے

ہر شخص کو اک وصف میں ہوتا ہے کمال
بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

دیگر

کس منہ سے کہوں رشک عنادل ہوں میں
شاعر ہوں فصیح بے مماثل ہوں میں

حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

http://www.rehmani.net

دیگر

توشہ میں غم واشک کا ساماں بس ہے
افغان دل زار حدی خواں بس ہے

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حساں بس ہے

دیگر

ہر جا ہے بلندی فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور

انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

دیگر

کس درجہ ہے روشن تن محبوب الہ
جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے واللہ

کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا
فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ

http://www.rehmani.net

دیگر

ہے جلوہ گہ نور الٰہی وہ رو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو

آنکھیں یہ نہیں سبزہ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لا مکاں میں آہو

دیگر

معدوم نہ تھا سایۂ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

دیگر

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ

بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ

دیگر

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری
مخلوق نے محدود طبیعت پائی

بالجملہ وجود میں ہے اک ذات رسول
جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی

http://www.rehmani.net

دیگر

ہوں کردو تو گردون کی بناگر جائے
ابرو جو کھچے تیغ قضا گر جائے

اے صاحب قوسین بس اب رد نہ کرے
سہے ہووں سے تیر بلا پھر جائے

دیگر

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا

جس سے تجھے نقصان نہیں کردے معاف
جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ

http://www.rehmani.net

قطعہ

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش ذمے
منم و کنج خمولی کہ نگنجد دروے
جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

(یہ قطعہ مبارکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مکمل سوانح عمری ہے جو خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے۔)